

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِلْحَج شَرِكَار

راجا رشید محمود

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ  
مدح شکر کار  
مکتبہ

مدح شکر کار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
راجہ رشید محمود

مکتبہ ایوان سکسٹ  
(رجسٹرڈ)

## مدیح شکر کار

شاعری

راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

صدر "ایوانِ نعت" رجسٹرڈ لاہور

جنرل سیکرٹری "مجلسِ سخن" رجسٹرڈ لاہور

عمیم اختر۔ کوثر پورین

مدنی گرامر کلاس۔ ۱/۵۔ حسن جمیل۔ عتبہ مزار قلعہ الدین ایکس۔

انار کلی۔ لاہور

نور قاتن پرنٹنگ پریس لاہور

اعظم محمود

خلیفہ عبدالحمید۔ جبک ہائیڈرک پائس۔ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

کیم ریح اللہ (گیارہ سو)

ایک سو روپے

بشر

راجا اختر محمود

مکتبہ ایوانِ نعت رجسٹرڈ

اعظم جنرل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۳۵۰۰

(فون : 7463684)

مستقبلِ قریب کے اُس لمحے کے نام  
جب اپنی ساتویں حاضری کے دوران میں  
اپنا یہ ساتواں اُردو مجموعہ نعت  
آقا حضور ﷺ  
کی ہار گلو بیکس پناہ میں  
پیش کروں گا

نما کے شہر جیسے تک رسائیوں کے لیے  
 ۱ دیکھ ہم نے تو مدحت سرائیوں کے لیے  
 ۲ جو کی سرکار نے مقدر کشائی  
 ۳ تو ناممکن ہے میری بج تہائی  
 ۴ مقدر سے ملا راقی توحید  
 ۵ کہ ہے آقا کی اللہ جان توحید  
 ۶ نما کی عطا کا کھلا راز دیکھو  
 ۷ یہ ہے رحمت حق کا انداز دیکھو  
 ۸ شہادت آپ کی مانے گا کبریا آخر  
 ۹ کہ ہیں اسی کے تو محبوب مصطفیٰ آخر  
 ۱۰ سر سر اللہ لگا ہے  
 ۱۱ کوئی خالق مفلح لگا ہے  
 ۱۲ میرا خالق جو مرا داتا ہے  
 ۱۳ کس کو معراج پہنچا ہوا ہے  
 ۱۴ اللہ کا گیت جس سے بھی گایا نہیں گیا  
 ۱۵ اُس کو دور نما پہنچایا نہیں گیا  
 ۱۶ جو محض شہر نور کی روشن قفل میں ہے  
 ۱۷ وہ قفل ہے نہایت لطف نما میں ہے  
 ۱۸ لفظ حضور ہی سے ہے ذرا ہے پاؤں  
 ۱۹ درہ یہ کلمہ چیز ہے کیا اور کیا  
 ۲۰ نعت کہنے میں مرا ذوق معلوت دیکھ کر

۲۱ مجھ کو ملایا ہے آقا نے نیت دیکھ کر  
 ۲۲ نعت گوئی کے سب ملتی ہے فرحت کی نوید  
 ۲۳ جانتے ہیں ہم راس رب کی عظمت کی نوید  
 ۲۴ سینوں میں انبیا کے با ہے درود پاک  
 ۲۵ ہائے عرش پاک لکھا ہے درود پاک  
 ۲۶ ذکر اُس کا ہو رہا ہے گھر گھر مود پند  
 ۲۷ ہو آیا ہو نما کے در پہ مود پند  
 ۲۸ نما کے در پہ ہمیں ہر روز جلوں  
 ۲۹ تہمتا ہے یہ میری روز افزوں  
 ۳۰ خوش زمانے ہوئے سرکار جو لائے تشریف  
 ۳۱ رنج سارے گئے سرکار جو لائے تشریف  
 ۳۲ جس کو نما نے بخشی بس ایک مستکراہٹ  
 ۳۳ اُس کو ہے سب خدائی بس ایک مستکراہٹ  
 ۳۴ زیر دستوں کو حتی دیکھوں کو ہے چاروں کو  
 ۳۵ دی ہے عزت دے سرکار نے دن ساروں کو  
 ۳۶ جی کو پند کب ہے کوئی عارضی روش  
 ۳۷ فلق نما ہے اپنے لیے دائمی روش  
 ۳۸ پہنچا ہے سب تک پیام حبیب رسول  
 ۳۹ زمانے بھر میں ہو جاری نظام حبیب رسول  
 ۴۰ جب بھی قلم اٹھوں میں لب جب بھی وا کروں  
 ۴۱ اپنے حضور کی فقط مدح و ثناء کروں  
 ۴۲ روشن ہیں آپ آپ سے روشن ہیں سب چراغ  
 ۴۳ ارشاد رب ہے ایسے ہیں شہد و مرید چراغ  
 ۴۴ پائے آرام رنج و غم سے چھٹے  
 ۴۵ دیکھ لے قرین نما جو محض  
 ۴۶ کی ہے آقا نے اُن کی بھی اصلاح



جن کا مقصد نہ تھا کبھی اصلاح  
 ہم جھکتے ہیں نئی کے آگے رہناے نیاز  
 ہم کو کیا معلوم کبھی ہے حقیقت کیا ہمار  
 جلے سخن کہیں ٹکلا ہو کس قدر دراز  
 میرا نئی ہر کرنے کا ہے نا طراز  
 شہر معراج کا کیا پوچھتے ہو  
 وہاں کیا کچھ ہوا کیا پوچھتے ہو  
 جس کو بھٹی ہے سرت حاصل  
 ہے " آقا کی بدولت حاصل  
 دھنوں نے جب انھیں پھر دیے  
 بدلے میں سرکار نے گوہر دیے  
 عالم انسانیت میں تو کہیں ملتا گوہر  
 رفعت سرکار کا ہے عالم ہلا گوہر  
 مصطفیٰ کی ذی کمل ہو دوسرے قشید نظر  
 اور کُن کی یہ مثال ہو دوسرے چشم نظر  
 پڑھتا نظر نہ آئے بظاہر درود پاک  
 تسبیح دل پہ پڑھتا ہو ذاکر درود پاک  
 نئی کا کیجئے تذکار چاہیے جتنا  
 پڑھاتے چاہئے آقا کلمائے جتنا  
 تا جب کُن کی یہ حقہ کمل ہے ممکن  
 کہیں حضور کی کوئی مثل ہے ممکن  
 حق شناس و حق نکلان و حق مگر طیبہ کی خاک  
 میرا ایمان ہے کہ ہے وحدت اثر طیبہ کی خاک  
 ہم بھی تھے اور خدا بھی لیکن نہ تھا تعارف  
 سرکار نے کرایا اللہ کا تعارف  
 میں دن نہ رات کوئی اور کام کرتا ہوں

۷۳ میری سرور علی مقام کرتا ہوں  
 جب نئی سب ہیں آپ کے تبلیغ  
 ۷۴ امتی کُن کے بھی ہوئے تبلیغ  
 حق و رحمت کا رہا ہر اک سے حضرت کا سلوک  
 دشمنین جان و دین سے بھی عنایت کا سلوک  
 کرتے ہیں ہر کسی کو نئی فیض یاب مفت  
 ۷۵ جس طرح نور ہلکا ہے آفتاب مفت  
 تم نے پوچھا ہے تو کُن لو یہ ہے میرا اعتقاد  
 ۷۶ سرور عالم کا چہرہ کھلی عرص  
 ہو فرض کیسے لدا کچھ نظر نہیں آتا  
 ۷۷ کونوں میں نعت میں کیا کچھ نظر نہیں آتا  
 رادھر نئی کے لیے ہے محبت وہاب  
 ۷۸ اُدھر حضور کے مدوح حضرت وہاب  
 آسرا کہنا شیر علی راہم سے پوچھ  
 ۷۹ ہر بات جو نئی کی ہے نور قدم سے پوچھ  
 ہر بحر علم سے پار وہ انساں ہوا فقط  
 ۸۰ جس کو رہا حضور ہی کا آسرا فقط  
 نعت میں ہوں مشغول کہیں ایسا  
 ۸۱ حمد ہے میرے لب پہ گویا  
 جو مدح مصطفیٰ دو ایک ہل کی  
 ۸۲ توقع ہو گئی ہے حاصل کی  
 کیسے نئی کی مدح کہے یہ اُدھوری سوچ  
 پرواز بھی کہے تو کہیں پہنچے اپنی سوچ  
 ۸۳ چھا گیا ہے شیر آقا میرے چشم و گوش پہ  
 کیسا انداز کرم ہے مجھ سے عییل گوش پہ  
 ۸۴ لے مجھے آخر چھا کر صاف وہ محبوب پاک

۹۳ ورنہ کر دیتی ہیں تو معصیت کاری ہلاک  
کوئی دے جائے مجھے آ کر تسلی ایک آدم  
۹۵ ہو گی آقا کی نظر مجھ پر کرم کی ایک آدم  
کے کا قصد جو آقا کے پاس آئے گا  
۹۷ وہ لطف پائے گا بے رنج و پاس آئے گا  
مضبوط جس قدر ہو سرکار سے تعلق  
۹۹ آقا ہی ہو گا اُن کے تذکار سے تعلق  
رسول پاک کا محبوب نصرا ایڑوں واحد  
۱۰۱ حبیب اُس کے بھی ہیں آخر شر ہر راس و جل واحد  
تیں ہوں نئی کا شیدا راس میں نہیں ہے شبہ  
۱۰۳ یہ ہے کرم خدا کا راس میں نہیں ہے شبہ  
کرتے ہیں جیسے نعت میں لفظ و بیانی آگہ  
۱۰۵ سب رازوں ہوں جمع کریں ہم زہا آگہ  
ہوتی رہے مسلسل طیبہ میں باریابی  
۱۰۷ یا رہا تو راس سر کا مجھ کو بنا دے علوی  
سرکار نے جو بات کی ہرگز نہ تھی غلط  
۱۰۹ طاغوت کی جو بات تھی عایت ہوئی غلط  
غیر آقا کا جو ہے میرا غیر  
۱۱۰ اُن کا جو ہے نہیں ہے اپنا غیر  
محترم اپنے ٹھہرے چپائے  
۱۱ طیبہ میں رہنے والے چپائے  
جہاں پ جو چھائے ہیں رحمت کے ہاؤں  
۱۱۳ حبیب کے دم سے ہیں رحمت کے ہاؤں  
جب ہوا سرکار کے روئے کا در اپنے قریب  
۱۱۵ ہو گیا ہے شبہ حُسن مستتر اپنے قریب

عجز و حمت (۳۳- اشعار) - صفحہ ۱۱۲ تا ۱۲۲

## ملک سرکار

نہی **صلوات** کے شر خیس تک رسائیوں کے لیے  
وکیل ہم نے تو رحمت سرائیوں کے لیے  
ہمارے خالق و مالک نے کر دیا نقص  
در حبیب خدا **صلوات** جہنہ سائیوں کے لیے  
دُرد ہم نے پڑھا جب بھی اپنے آقا **صلوات**  
فرشتے ساتھ رہے ہمنوائیوں کے لیے  
نہی **صلوات** نے ہم کو چھڑا گنہ کے چُگل سے  
مڑے اُنھی کے سب سے رہائیوں کے لیے  
نہی **صلوات** کے شر مقدس کا ایک جلوہ بھی  
بت ہے قلب و نظر کی صفائیوں کے لیے  
نہ خوف لاؤ دلوں میں نہ غم سے گھبراؤ  
حضور **صلوات** آئے ہیں مشکل کشائیوں کے لیے  
وسیلہ مجھ کو ہے کافی جنابِ حمزہ کا  
ہمے کرم **صلوات** کی اُطاف ذاتیوں کے لیے  
نہی **صلوات** کے صرح سراؤں کی کشمکش کا نہ پوچھ  
فرشتے کم تو نہیں ناخداؤں کے لیے



مرے حضور ﷺ سا لیکن کوئی نہیں آیا  
رسول " آئے تو یوں رہنمائیوں کے لیے

نہی ﷺ نے ہم سے کہیں کو ہاریاب کیا  
یہ بات کافی نہیں خود رستائیوں کے لیے؟

مرے نبی ﷺ سے طلب کرتا رحمتیں اُن کی  
ملا جو رازان تمہیں لب کشائیوں کے لیے

ہمارے دل سے خیال نبی ﷺ جدا نہ ہوا  
کیا فلک نے تو سب کچھ جدائیوں کے لیے

مرے حضور ﷺ کے قریب میں ۴۴ کے بعد  
مڑے بھی ہم نے بہت آفتابوں کے لیے

نبی ﷺ کا عشق ہو دل میں تو ہم رکھیں دل میں  
محبت اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے

نبی ﷺ سے پیار ہو محمود اگر ہمیں سچا  
نہ گوشہ نرم رکھیں ہم بُرائیوں کے لیے

## ملیح شرکار

جو کی سرکار نے عقدہ کشائی تو ناممکن ہے میری جگہ ہنسی  
ہوں مشغول درودِ مُصلیٰ فرشتے کر رہے ہیں ہم لڑائی  
حبیبِ پاک کو مبعوث کر کے خدا نے کی میری مشکل کشائی  
کے قرآن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ ملا جن کو مقامِ آشنائی  
میں ہے تو وہاں بھی ہے یقیناً مرے سرکار کی فریادِ روائی  
جہاں راستہ خدا جلوہ گئی ہے وہاں تک ہے فقط ان کی رسائی  
ملی ہے سر بلندی اُس کو جس نے نبیؐ کے نام پر گردن جھکائی  
اُسے چتا نہیں ہے قر شہاں جسے مل جائے طیبہ کی گدائی  
میں ملاح حبیبِ کبریا ہوں سمجھتے ہو تو سمجھو خود رستائی  
مجھے ہر مل جلواتے ہیں طیبہ یہی ہے خوش نصیبیِ امتیازی  
عز و دارِ رنگ لائے گی یقیناً قیامت میں مرے مدحتِ سرا  
لہ میں بھی پڑھوں نعتِ حبیبؐ لڑا بن جائے میری بے لوائی  
مری نصیحتیں ہر زاوے سے یہی تو ہے مرے ساری کمالی  
مجھے سرکارِ خوش نظروں سے دیکھیں مرے کلام آئے میری جہہ سالی

اُضحیٰ کا میں رہا مکتوبِ اصل  
ہر اک شے جن سے ہے محمود پائی

مرے حضور ﷺ سا لیکن کوئی نہیں آیا  
رسول " آئے تو یوں رہنمائیوں کے لیے

نبی ﷺ نے ہم سے کینوں کو باریاب کیا  
یہ بات کافی نہیں خود رستائیوں کے لیے؟

مرے نبی ﷺ سے طلب کرنا رحمتیں اُن کی  
ملا جو رازن تمہیں لب کشائیوں کے لیے

ہمارے دل سے خیال نبی ﷺ جدا نہ ہوا  
کیا فلک نے تو سب کچھ جدا یوں کے لیے

مرے حضور ﷺ کے قریے میں ۴۴ کے بعد  
مڑے بھی ہم نے بہت آشنائیوں کے لیے

نبی ﷺ کا عشق ہو دل میں تو ہم رکھیں دل میں  
محبت اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے

نبی ﷺ سے پیار ہو محمود اگر ہمیں سچا  
نہ گوشہ نرم رکھیں ہم بُرائیوں کے لیے

## ملیح شرکار

جو کی سرکارؐ نے عقدہ کشائی  
ہوں مشغول درودِ مطلقاً  
فرشتے کر رہے ہیں ہم توانی  
خدا نے کی مری مشکل کشائی  
جسیر پاکؐ کو مبعوث کر کے  
کے قرآن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ  
ملا جن کو مقامِ آسمانی  
مرے سرکارؐ کی فریں روانی  
یہاں تک ہے فقط ان کی رسائی  
جہاں ناستو خدا جلوہ گزری ہے  
ملی ہے سر بلندی اُس کو جس نے  
اُسے چچا نہیں ہے قر شہاں  
میں مداحِ جسیرِ کبراؐ ہوں  
مجھے ہر سلِ ہلواتے ہیں طیبہ  
عزیزا رنگ لائے گی یقیناً  
لہر میں بھی پڑھوں نعتِ جسیرؐ  
نوا بن جائے میری بے لوائی  
میری نعیتیں ہر زاوے سر ہے  
یہاں تو ہے مری ساری کمالی  
مجھے سرکارؐ خوش نظروں سے دیکھیں  
مرے کلام آئے میری جبرہ سالی

اُضحیٰ کا میں رہا ممنونِ احسان  
ہر اک شے جن سے ہے محمودِ پائی



## ملک شہکار

مقدر سے ملا ایمان توحید  
 کہ ہے آقا (ﷺ) کی الفت جان توحید  
 خدا واحد جب (ﷺ) اُس کے بھی یکتا  
 عقیدہ ہے یکتا شایان توحید  
 وہ (ﷺ) محبوبِ خدا ہے وہ جہاں ہیں  
 نبی (ﷺ) کی شان ہے عنوان توحید  
 ہے مضر اس میں تسلیم رسالت  
 یکتا ہے معنی ایمان توحید  
 در آقا (ﷺ) سر اپنا جہاد  
 کہ حاصل ہو تمہیں عرفان توحید  
 ہوئے ہیں زمزمہ پیرائے طیبہ  
 ہوئے ہیں جس قدر مرغان توحید  
 رسول پاک (ﷺ) کی امت میں ہوتے  
 جو دل سے مانتے احسان توحید  
 کہیں توحید خالص تھی جہاں میں  
 نبی (ﷺ) ہیں سلسلہ بجنان توحید  
 اُحد کا حکم جو محمود لائے  
 وہی ہیں صاحب فرمان توحید

## ملک شہکار

نبی (ﷺ) کی عطا کا ٹکڑا راز دیکھو  
 یہ ہے رحمت حق کا انداز دیکھو  
 اُڑا طائر فکر طیبہ کی جانب  
 ذرا بس کا انداز پرواز دیکھو  
 درود نبی (ﷺ) کی ہے معجز نمانی  
 خدا اور ملائک ہم آواز دیکھو  
 لگتا ہے جو گوئے آقا (ﷺ) کے پھیرے  
 اُسی کو خلافت میں ممتاز دیکھو  
 مکن پاؤ آقا (ﷺ) کی الفت میں جس کو  
 قیامت میں اس کو سر افراز دیکھو  
 لرزنا رکا جہم جیل اُحد کا  
 ذرا پائے سرور (ﷺ) کا اعجاز دیکھو  
 اُسے درس دو سیرت مصطفیٰ (ﷺ) کا  
 جو انساں کوئی قندہ پرداز دیکھو  
 تمنا ہے قربت کی کس کو کسی سے  
 ذرا اُدن رمینی کے انداز دیکھو

اڑا ہے تو ارضِ نبی (ﷺ) تک گیا ہے

مرے فکرِ عالی کا شہباز دیکھو

شیخِ مقدس ہے انجامِ اس کا

مری نعت گوئی کا آغاز دیکھو

میں تحقیقِ نعتِ نبی (ﷺ) میں ہوا گم

مری رفعتیں میرا اعزاز دیکھو

حبیبِ خدا (ﷺ) ہیں جو محمودؐ اُن کو

غریبوں، فقیروں کا دساز دیکھو

## مدحِ شکرار

شفاعتِ آپ (ﷺ) کی مانے گا کبریا آخر

کہ ہیں اُسی کے تو محبوبِ مصطفیٰ (ﷺ) آخر

میں اُن کے جہ چ گیا اور بار بار گیا

یہی تھا اُن (ﷺ) کی محبت کا اقتضا آخر

مرے نبی (ﷺ) کی رسائی کی ممکنات کا راز

کھلا تو رفعتِ معراج سے کھلا آخر

بر آئی دل کی تمنا، خدا نے بہت سنی

دیا جو واسطہ محبوبِ پاک (ﷺ) کا آخر

بجا کہ بعد میں اللہ کی نظر میں رہا

درِ حضور (ﷺ) پہ جس نے بھی دی صدا آخر

اے رہروانِ طلبا تم پہ منزلوں کا نشان

کرے گا آئندہ آقا (ﷺ) کا نقش پا آخر

جلو میں مدحتِ آقا (ﷺ) کے فکر کا اشب

چلا تو وادیِ حیرت میں جا رکا آخر

کرم ہے یہ بھی اُغی کا کہ مجھ سے عاصی نے

کیا ہے مدحِ نبی (ﷺ) کا جو حوصلہ آخر

خدا کے در پہ تو شنوائی ہی نہ ہوتی تھی

درِ نبی (ﷺ) پہ غلوں کی کمی کتنا آخر

## میلِ سرکار

سر ہر التفاتِ گنا ہے کوئی خالقِ صفاتِ گنا ہے  
 قریبِ خالقِ تقریبِ آقاؐ خنِ صد نکاتِ گنا ہے  
 جو مطیعِ حبیبِ خالقِ ہے مالکِ ششِ جہاتِ گنا ہے  
 سیرتِ پاک کا ہر اک لمحہ واضحِ معجزاتِ گنا ہے  
 حفظِ مانوسِ مطلقِ کرنا ہامٹِ صد نجاتِ گنا ہے  
 تہذیبِ نیاؐ پہ جلِ دنا تجھ کو عینِ حیاتِ گنا ہے  
 نامِ نایِ رسولِ اکرمؐ کا دھڑِ عرفانِ ذاتِ گنا ہے  
 اُسوہِ میرے کرمِ مالکِ کا رہنمائے حیاتِ گنا ہے  
 عالمِ عالمِ نیاؐ کا رحم و کرمِ چشمِ التفاتِ گنا ہے  
 میرے آقاؐ کا قمعِ بندہ رازِ دابرِ حیاتِ گنا ہے  
 بحرِ نازِ کا پُرِ شفا پانی تجھ کو سیرِ حیاتِ گنا ہے  
 تین کے آقاؐ کا نامِ اسے پڑھنا یہ وجہِ صلوٰۃِ گنا ہے  
 میرے آقاؐ کے در کا ہے غلوم جو ستودہِ صفاتِ گنا ہے  
 طیبہ جس مل جا نہیں سکتا تجھ کو سالِ وفاتِ گنا ہے  
 ہو رہی ہیں جو پئے بہ پئے نصیبِ تجھ پہ کچھ التفاتِ گنا ہے

بندہ محمود میرے سرورؐ کا  
 وارثِ کائناتِ گنا ہے

پہنچ گیا جو نہیں دربارِ سرورِ دینِ حضرتِ محمدؐ میں  
 قبول ہو گئی میری ہر اک دُعا آخر  
 بتِ فراق کے گرداب نے دیے چکر  
 سفینہ میرا کنارے پہ آگیا آخر  
 ترانہِ نعت کا ہو گا لبوں پہ حشر کے دن  
 وہاں کرے گا مُقدّر ہمارا وفا آخر  
 راسی لیے تو فروزاں ہیں یہ مہ و خورشید  
 مرے حضورِ حضرتِ محمدؐ سے پائی جو ہے ضیا آخر  
 ہوئی زیارتِ سرکارِ حضرتِ محمدؐ موت سے پہلے  
 مریضِ ہجرِ نیاؐ کو ہوئی شفا آخر  
 خدا نے قبر کے بھی مرے کیے آسماں  
 شبیرِ آقاؐ کو اُس جا دیا دکھا آخر  
 ہر ایک جا سے جو مانوسِ لوٹ آیا ہے  
 درِ رسولِ حضرتِ محمدؐ پہ تقدیرِ آزما آخر  
 اُٹھی نگاہ جو میزان کی طرف اُن کی  
 نصیبِ جتنا تھا وہ ختم ہو گیا آخر  
 حضورِ خالقِ کونینِ مستجابِ ہوئی  
 مرے حضورِ حضرتِ محمدؐ کے خدام کی دُعا آخر  
 مرے کرمِ حضرتِ محمدؐ کے محمودِ دیکھ کر تہور  
 معاف ہو گئی میری ہر اک خطا آخر



میرا خالق ہو مرا داتا ہے کس کو معراج پہ بلواتا ہے  
جس پہ سرکار کو پیار آتا ہے سچ ہے اللہ کو وہ ہمانا ہے  
دور ہجراں جسے تڑپانا ہے گیت طیبہ کے وہی گاتا ہے  
رب اللہاب کا پیارا بندہ دوست عشقِ مجا پاتا ہے  
مدیح آقا میں نمن رہتا ہوں سر پہ رحمت کا پیرا چھاتا ہے  
حشر کی فکر اسے کیا ہو گی وہ جو سرکار کا کھلاتا ہے  
میں تو اُن کا ہوں رہوں گا اُن کا رب بھی محبوب کا ہو جاتا ہے  
جس نے دیکھا ہے مدینہ اس کو دوسرا شہر نہ یاد آتا ہے  
شعر آتا ہے زہاں پر اُس وقت بغمہ طیبہ کا جو تڑپاتا ہے  
جس کو کہتے ہیں گدائے طیبہ وہ اس اعزاز پہ راتراتا ہے  
مجھ کو سرکار کا ادنیٰ خلوم میرا شمن ہے جو ٹھہراتا ہے  
یہ میلاد حبیب خالق میرے احساس کو گرہاتا ہے  
ہجر طیبہ میں جو نکلا آئو مینہ وہ اُطاف کا برساتا ہے  
میں تو جانا ہی رہوں گا طیبہ گرچہ شیطان تو پھسلاتا ہے  
ان کا محمود گزارش اپنی  
لن سے ہر مرتبہ منواتا ہے

اُلفت کا گیت جس سے بھی گایا نہیں گیا  
اُس کو درِ نبی ﷺ پہ بلایا نہیں گیا  
دل میں ہمارے کوئی بھی پلا نہیں گیا  
اُن کے سوا کوئی نہیں آیا نہیں گیا  
کیا پوچھتے ہو مجھ سے محبت کا ماجرا  
غیر نبی ﷺ سے جی کو لگایا نہیں گیا  
اللہ میں اور اُس کے حبیب ﷺ میں  
جو اصل راز ہے وہ بتایا نہیں گیا  
بہشت حضور ﷺ کی جو ہے صرف اُس کا ذکر ہے  
احسان کوئی اور جتلیا نہیں گیا  
خوش بختیوں پہ ناز نہ ہو کس لیے مجھے  
جی مدیحِ مصطفیٰ ﷺ سے چرایا نہیں گیا  
دولت سرائے سرورِ علی مقام ﷺ سے  
خلی کوئی بھی اپنا پرایا نہیں گیا  
راندہ گیا ہے ہارگر کبریا سے وہ  
جس سے درِ حضور ﷺ پہ جہا نہیں گیا

دست ہوئی کہ ایک غزل بھی نہ ہو سکی  
 سچ ہے یہ بوجھ مجھ سے اٹھایا نہیں گیا  
 سرکار ﷺ کا کرم ہو تو قابو ہو نفس پر  
 یہ جانور کسی سے سدھلایا نہیں گیا  
 کیا اس کی زندگی کی حقیقت بتاؤں میں  
 جو طیبہ ایک بار بھی پلا نہیں گیا  
 اوقات جہنم تھا میں اپنی اسی لیے  
 جلی کو مجھ سے ہاتھ لگایا نہیں گیا  
 مجھ سے تو ایک پل کے لیے بھی خدا گواہ  
 طیبہ کو اپنے جی سے بھلایا نہیں گیا  
 گریہ نے طیبہ میں مرے پاؤں پکڑ لیے  
 خوش ہو کے اُس جگہ سے تو آیا نہیں گیا  
 دُفینِ متعجبِ پاک کا راعزاز تو ملے  
 محمود کو جو طیبہ بسایا نہیں گیا

## مدحِ شہرِ کار

جو شخص شہرِ نور کی روشن گلی میں ہے  
 وہ عقل بے نہایتِ لطفِ نبی ﷺ میں ہے  
 احسان مانا رہے آقا حضور ﷺ کا  
 انسانیت ذرا بھی اگر آدمی میں ہے  
 ملتا نہیں کہیں سے بھی سرکار ﷺ نے کہا  
 جو رابطہ و بہجت و کیفِ آشتی میں ہے  
 آقا حضور ﷺ سے وہ کشمکشِ طلب کرے  
 بندہ کوئی جو حاضر بے چارگی میں ہے  
 حق کی تلاش ہے تو وہ مصطفیٰ ﷺ پہ چل  
 ایسا حصولِ آپ ﷺ ہی کی قیوی میں ہے  
 ملتا نہیں ہے نور کہیں لاکھ دُھوڑے  
 وہ لطفِ شہرِ پاک کی جو حاضری میں ہے  
 آقا ﷺ کے در پہ انگِ نہیں حرفِ آرزو  
 اظہارِ قلبِ زار یہاں خاموشی میں ہے  
 دنیا و آخرت کی ہے جو نعمت ایک راک  
 وہ دستِ پاکِ مُطہَّرِ ہاشمی ﷺ میں ہے

شہر حضور ﷺ طیبہ اقدس میں جو گیا  
 نورِ ازل کی روشنی داگی میں ہے  
 میرے رسول پاک ﷺ کی راک راک حدیث میں  
 جو بات ہے وہ آدمی کی بہتری میں ہے  
 عظمت نہ وہ ملے گی کسی کو خدا گواہ  
 جو دامن رسول ﷺ سے وابستگی میں ہے  
 طیبہ میں درد و رنج و الم کی فضا نہیں  
 جو آگیا وہ جلا اس جا خوشی میں ہے  
 کھلا رہا ہے عاشق سرکار ﷺ ہر کوئی  
 اک مرحلہ کٹھن مگر بس عاشقی میں ہے  
 محمود نعت کہنے میں حاصل ہوا مجھے  
 احساس جو جہان کی شائستگی میں ہے

فیہ سرکار ﷺ

لُفّ حضور ﷺ ہی سے ہے، ذرہ ہے یا پہاڑ  
 ورنہ یہ کاد چڑ ہے کیا اور کیا پہاڑ  
 اُن کے کرم سے مشکیں حل ہو گئیں تمام  
 دیے تو میرا ایک راک تھا مدمعا پہاڑ  
 رختِ سفر بنا لیا نام حضور ﷺ کو  
 سر کر لیا ہے اس طرح اُمید کا پہاڑ  
 سائے میں لے کے مجھ کو سزا سے بچائے گا  
 خائف نہیں کہ ہے کرمِ مصطفیٰ ﷺ پہاڑ  
 شق ہو کے آپ لے لیا آغوش میں اُنہیں  
 دیکھو یہ کر چکا ہے نبی ﷺ سے وفا پہاڑ  
 کام سہی ہے اُحد سے جو اُلفت مجھے رہی  
 وصلِ نبی ﷺ کو میرا بنا واسطہ پہاڑ



جو کچھ میرے حضور ﷺ نے چاہا وہی ہوا  
نبیل اُحد کو کر بد فردوس کا پہاڑ

بچپن میں بھی حضور ﷺ کا یہ مرتبہ رہا  
تھے بڑے سر پہ 'ثم' جو ہوا جہنم کا پہاڑ

لُفّہ میں ﷺ سے آیا نظر کاہ کی طرح  
آغاز میں تو واقعی مجھ کو لگا پہاڑ

کرتے نہ اُن کو سرورِ عالم ﷺ اگر معاف  
طائف کے رہنے والوں پہ گرتا کھڑا پہاڑ

میرے نبی ﷺ کے پاؤں کی ٹھوکر کا فیض تھا  
بھونچیل کے اثر سے جو آخر مرکا پہاڑ

نہیں دامن اُحد میں جو پڑھتا ہوں نصرتِ پاک  
لگتا ہے 'میرا ہو گیا ہے ہم نوا پہاڑ

نہیں ذرّہ حقیر تھا محمود - اب میں

وہ ہوں کہ ہے حضور ﷺ کی شانِ عطا پہاڑ

## مدحِ سرکارِ

نعت کہنے میں مرا فوقِ سعادت دیکھ کر  
مجھ کو بلوایا میرے آقا ﷺ نے نیت دیکھ کر  
ساتویں بار آؤں گا درگاہِ حضرت ﷺ دیکھ کر  
مجھ کو شکیں مل گئی خوابِ مسرت دیکھ کر  
ہاتھ پھیلائے نظر آئے نہ کیوں سارا جہاں  
اُن کی رحمت دیکھ کر 'اُن کی سخاوت دیکھ کر  
تکسار کر لیں گی ساری آفتیں آقا ﷺ کے گرد  
پرچمِ رحم و کرم، پیرِ شفاعت دیکھ کر  
سرد ہو جائے گی اک ہل میں تمازتِ حشر کی  
سایہِ اقلین میرے سر پر لُفّہ کی چھت دیکھ کر  
خوف پھر میزان یا دونخ کا کیا ہو گا ہمیں  
صورتِ سرکارِ ﷺ کو روزِ قیامت دیکھ کر  
اُس سے بڑھ کر شعلہاں ہوسائیں نبی ﷺ کے شہر میں  
جس قدر مسرور ہوں گے لوگ جنت دیکھ کر  
سر پہ 'ثم تھا' چُپ گئی تھی، ٹمگ تھی میری زہاں  
خوش ہوئے آقا ﷺ مرا التکِ ندامت دیکھ کر

مَنْ رَأَى الْقَدْرَ رَأَى الْحَقَّ نَظَرًا  
 اُن کی صورت دیکھ لیں گے، اُن کی صورت دیکھ کر  
 اختیارات اُن کے جو تسلیم اب کرتے نہیں  
 مان لیں گے حشر کے دن اُن کی قدرت دیکھ کر  
 میں رہوں گا سرورِ عالم ﷺ کے جہنم کے تلے  
 خوف کیوں مجھ کو ہو خورشیدِ قیامت دیکھ کر  
 میرے آقا ﷺ نے کہا، اُلفت ہے تہیں میں ہمیں  
 جہلِ جنت کی اُحد کے دن عزیمت دیکھ کر  
 میں تو کرتا ہوں بس اک درخواست آقا ﷺ کے حضور  
 طیبہ بُلواتے ہیں وہ شوقِ زیارت دیکھ کر  
 طیبہ آنے کا مجھے رازِ مسلسل مل گیا  
 خوش ہوئے سرکارِ ﷺ میرے جی کی رقت دیکھ کر  
 میری ہر ہر نعت کا ہر مصرع بنتا ہے سوا  
 یوں بُلایا لیتے ہیں آقا ﷺ میری حالت دیکھ کر  
 دل مرا لاہور کی گلیوں میں اب لگا نہیں  
 آگیا ہوں جب سے میں وہ شیرِ رحمت دیکھ کر  
 پھر کرم فرمائیں گے، محمودِ نعتوں میں ترا  
 اہتمامِ حکمتِ تہذیبِ نعت دیکھ کر

مِلْجِ سِرْکارِ  
 ﷺ

نعت گوئی کے سبب ملتی ہے فرحت کی نوید  
 جانتے ہیں ہم راسِ رب کی عنایت کی نوید  
 مانتے ہیں صدقِ دل سے حکم جو سرکارِ ﷺ کا  
 ایسے لوگوں کو خدا دیتا ہے اُلفت کی نوید  
 سارے انسانوں کو جی میں خوفِ روزِ حشر کا  
 مجھ کو تو یہ دن ہے آقا ﷺ کی زیارت کی نوید  
 سیدِ مختار ﷺ نے از راہِ اُمت پروری  
 عامیوں کو بھی عطا فرمائی جنت کی نوید  
 جن سے سرزد ہو گئے وہ جو کبیرہ ہیں گناہ  
 میرے آقا ﷺ نے اُنہی کو دی شفاعت کی نوید  
 مانتے والے ہیں جو محبوبِ خالق ﷺ کے اُنہیں  
 خالقِ کل نے عطا فرمائی نصرت کی نوید

مَت کو مُردہ اُنھیں زندہ ہیں وہ پاتے ہیں رِزق  
ہے نبی ﷺ کے جانوروں کو مشیت کی نوید

میرے خالق نے جو دی نجر دون کے واسطے

بعثت سرکار ﷺ ہے بارانِ رحمت کی نوید

دی ابوبکر و عمر کو رحمتِ سرکار ﷺ نے

مستقل انداز کے چُسنِ رفاقت کی نوید

بے تعلق رہنے والوں کا تو ہو گا احتساب

نام لیاؤں کو ہے محشرِ مسرت کی نوید

حبِ بواءِ الحمد کے سائے میں ہوں گے مُصطفیٰ ﷺ

ساری اُمت کے لیے ہے اُن کی جلوت کی نوید

اول و آخرِ درودِ پاک کا جب درود ہو

تب دُعا کو ملتی ہے بے شکِ راجابت کی نوید

اس کے باعثِ حاضریِ محمودِ طیبہ میں ہوگی

ہم کو دی ہے رحمتِ عالم ﷺ نے رحمت کی نوید

## ملیح شرکار

سینوں میں انبیاء کے بسا ہے درودِ پاک

بالائے عرشِ پاک لکھا ہے درودِ پاک

تجلیلِ حکمِ ربِّ عِلا ہے درودِ پاک

خوش بخت ہے وہ جس نے پڑھا ہے درودِ پاک

اُوراد جس قدر ہیں سبھی کا اثر بھی

لیکن قبولیت میں مُہدا ہے درودِ پاک

کرنا ہے تڑکیہ یہی جُمْلہ قُلُوب کا

آخر کو درودِ اہلِ عفا ہے درودِ پاک

پائے گا دل کی ساری مُراویں وہ بے طلب

جس کے لبوں کا حرفِ بنا ہے درودِ پاک

خالق کی رحمتوں کو یہ لاتا ہے گھیر کر

ہلّا وجہِ استجابِ دُعا ہے درودِ پاک

رضوانِ آپ اُس کو کہے گا "خوش آمدید"

جس کے یوں پہ صُبح و مَسا ہے درودِ پاک

جتنے درودِ خواہ ہیں مُقلدِ خدا کے ہیں

وہ اس لیے کہ رب کی ادا ہے درودِ پاک



اُس کی اک اک صدا پہ توجّہ خدا کی ہے  
 لب پر اگر کسی کے صدا ہے درودِ پاک  
 اس نے مجھے مدینے کا رستہ دکھا دیا  
 مُرشد ہے، میرا راہنما ہے درودِ پاک  
 ہر روز میرا نام پہنچتا ہے آپ ﷺ تک  
 میرے کرم ﷺ تک جو رسا ہے درودِ پاک  
 روز و شب اُس کے، سایۂ رحمت میں آگئے  
 روزانہ جس کسی نے پڑھا ہے درودِ پاک  
 ربِّ کریم کا ہے ازل سے یہی شعار  
 اور پھر ملائکہ کی صدا ہے درودِ پاک  
 جو بھیجتا ہے دائماً اپنے حبیب ﷺ پر  
 معلوم بس اسی کو ہے، کیا ہے درودِ پاک  
 لے جائے گا وہ ساتھ دعاؤں کو بالضرور  
 ہابو قبول تک جو گیا ہے درودِ پاک  
 محمود یہ مشاہدہ بھی، تجربہ ہے  
 لطفِ نبی ﷺ و فضلِ خدا ہے درودِ پاک

### فیلح میکار

ذکر اُس کا ہو رہا ہے گھر گھر مُؤدبان  
 ہو آیا جو نبی ﷺ کے در پر مُؤدبان  
 گنبد کی صُو کے آگے، مینار کے مقابل  
 دیکھا ہے ہم نے شاہِ خاور مُؤدبان  
 سب نعمتیں جمل کی، اُس کو ہوئیں میسر  
 رہتا ہے جو یہ پیشِ سرور ﷺ مُؤدبان  
 اظہارِ مُصطفیٰ ﷺ کے دیکھے عجب نظارے  
 قدسین میں جو آئے رہ کر مُؤدبان  
 سب جانور بھی آقا ﷺ کے آگے سر پہ خم تھے  
 اور سَخَم مانتے تھے کنگر مُؤدبان  
 سرکار ﷺ کو منا کر اک نعت کا قصیدہ  
 تھاموں گا حشر کو میں چادر مُؤدبان

نوئی کے ساتھ سر پر سینے کے ساتھ دل پر  
 رکھتا ہوں نقشِ نعلِ اطہرِ مودبانہ  
 حکیم آشنا ہے باورِ نسیمِ طیبہ  
 اس راہ پر چلی ہے صرصرِ مودبانہ  
 ہم کو بھی ہو میسر وہ کیفیتِ ادب کی  
 جیسے رہے اُحد کے پتھرِ مودبانہ  
 جانا ہی ~~مستطاب~~ کے در پر یہ بات دل میں رکھ کر  
 ہو ہر عملِ تمہارا یکسرِ مودبانہ  
 محمود جانتا ہے آدابِ حاضری کے  
 حاضر ہوا ہے طیبہِ احقرِ مودبانہ

## مدحِ شہکار

نئی کے در پر میں ہر روز جاؤں  
 رسولِ پاکؐ کا مدحت سرا ہوں  
 ملی آقاؐ سے استغنا کی دولت  
 طماننت کماں پائے جہاں میں  
 نئی کے شر کی یادوں سے جاری  
 مرے آقاؐ ہیں خود ان کی طماننت  
 گدا ہوں سردو ہر دوسراؐ کا  
 ملی جبریلؑ سے مجھ کو اعانت  
 قلمؑ ہو جب رواں بھر نئیؑ میں  
 انھی کی ذات سے منسوب ہوگا  
 نہ بگڑاؑ کچھ نہ بگڑا نعت گو کا  
 مرے آقاؐ بہت پیچھے ہیں محمود  
 بڑا ہوںؑ میں بڑا ہوںؑ میں بڑا ہوں

مرے آقاؐ بہت پیچھے ہیں محمود  
 بڑا ہوںؑ میں بڑا ہوںؑ میں بڑا ہوں

نی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم طالب ہیں تو عَقَارِ مطلوب

مطلوب خدا طالب ہے تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
وہ دیکھے مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلٰی کو

مطلوب جسے خالق کا ہو دیدار  
یہ فرماں نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے یاد رکھو

مطلوب مجھے مومن کا ہے کردار  
کسے اُلُفَّتِ ہمیں شر نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے

مطلوب نہیں کس کو دیر سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
جو ہے فرزندہ وہ ڈھونڈے گلوں کو

مطلوب مجھے تو ہیں وہاں کے خار  
طب صدیق ہے فضلِ کبریا سے

مطلوب میں طالب ہوں مجھے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
زیارت اُن کو کیا طیبہ کی ہو گی

مطلوب جنہیں دُنیا ہوئی اے پارا  
دروہ پاک ہے ان کے لبوں پر

مطلوب جنہیں ہوتا ہے استغفار  
طب محمود کیا دنیا کی تجھ کو

مطلوب میرے ہیں سیدِ ابرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خُوش زمانے ہوئے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو نامے تشریف

رُج سارے گئے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو لائے تشریف  
حق کا آنا ہی تو باطل کا چلا جانا ہے

کُفر و باطل گئے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو لائے تشریف  
اس مینے میں بہاریں سمٹ تیں ہر سو

اللہ اللہ رہے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو لائے تشریف  
یہ شجر اور حجر طائر و انسان و ملک

خُوش یہ سارے ہوئے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو لائے تشریف  
رحمتیں سارے عوالم میں یہ سرعت پہنچیں

سب عوالم ہی کے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو لائے تشریف  
خاک کے سارے گھردندوں میں تجلی آئی

نور کے قعر سے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو لائے تشریف  
یہ جو ہر شے پہ خُوشی چھائی ہے سارے خُوش ہیں

کیسی حیرت؟ ارے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو لائے تشریف  
دے ہو کرم بارہویں تاریخ کے صدقے یا رہا

سب کو تو بخش دے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو لائے تشریف  
تجھ کو محمود ہے میلادِ مبارک کی خُوشی

میرے آقا میرے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو لائے تشریف



جس کو نبی ﷺ نے بخش بس ایک مسکراہٹ  
 اُس کو ہے سب خدائی بس ایک مسکراہٹ  
 عشر میں فیصد جو میرا ہوا تھا بدلا  
 آقا ﷺ کی میں نے پائی بس ایک مسکراہٹ  
 پاتے تھے جو اُسے ہر روز مصطفیٰ ﷺ سے  
 میں بھی تو پاؤں ایسی بس ایک مسکراہٹ  
 عشر میں حُزن و غم سے جب دل لرز رہے ہوں  
 اُن کی مٹے الٹی! بس ایک مسکراہٹ  
 اک زیرِ لب ہنسی سے ہم ہیں یہاں بھی زندہ  
 سرکار ﷺ! حشر میں بھی بس ایک مسکراہٹ  
 فردِ عمل کو دیکھیں آقا ﷺ تو مسکرائیں  
 دھوئے ہر اک سیاہی بس ایک مسکراہٹ  
 حُور و قصور آقا ﷺ میری طلب نہیں ہیں  
 دیں آپ ﷺ مجھ کو اپنی بس ایک مسکراہٹ  
 جن کو سزائے دوزخ دی جا چکی ہو اُن کو  
 سرکار ﷺ کی ہے کافی بس ایک مسکراہٹ  
 جتنے بُرے عمل ہوں جتنی کڑی سزا ہو  
 سب کا علاج اُن کی بس ایک مسکراہٹ  
 محمود خوش رہا وہ اور رنج و غم سے چھوٹا  
 جس نے بھی آزمائی بس ایک مسکراہٹ

ذیرِ دستوں کو قہی رکیسوں کو بے چاروں کو  
 دی ہے عزتِ عمرے سرکار ﷺ نے ان ساروں کو  
 سرگندوں کو سرافرازی کا تحفہ بخشا  
 کر دیا خاکِ نشیں آپ ﷺ نے پنداروں کو  
 اختیار اُن کو قیمت میں ملیں گے ایسے  
 روک لیں گے وہ جہنم کے سزاواروں کو  
 "اُمّی" "مُجتبیٰ" لب پر رہا اکثر جن کے  
 کیوں رہائی نہ دلائیں گے گرفتاروں کو  
 جو ہوا عترتِ آقا ﷺ کے سفینے پہ سوار  
 کس لیے لائے گا خاطر میں وہ منجھادوں کو  
 جن کو معصوم ہے رکتا ہے تَوَنُّلِ ران سے  
 کیوں نہ رہیں گے سر آنکھوں پہ وہ خیزاروں کو  
 اب زمانے میں اجلاں کی بہار تلی ہے  
 نورِ سرکار ﷺ نے غم کر دیا اندھیاروں کو  
 کیوں نہ اپنائیں وہ علواتِ کریمہ اُن کی  
 عشقِ آقا ﷺ میں اہم جائیں جو کرداروں کو

اُن کی رحمت ہی سے اُترے گا مگر بارِ گنہ  
پیٹھ سے ہم جو گمراہ پائیں گے پُشتاروں کو

فتحِ مکہ سے یہ ظاہر ہے، قیمت میں بھی  
بخش دیں گے مرے سرکار ﷺ خطا کاروں کو  
دامنِ آقا ﷺ کا نہ چھوڑیں گے گنہگار کبھی  
جان جائیں گے اگر حشر کے معیاروں کو

ان سے نکلے گی فقط مدحِ آقا ﷺ کی صدا  
اُپ بھینڑیں تو مری روح کے ان تاروں کو  
یہ مدینے کے تھے، آنکھوں میں سائے سب کی  
حیثیت کیسی عطا کر دی گئی خاروں کو

میرے سرکار ﷺ کے دامن سے لپٹ جائیں سبھی  
میرا پیغام ہو موصول زیاں کاروں کو  
جس سے ناخوش ہوا رب، اُس کا ٹھکانا کیا ہے  
بات سمجھائی ہے آقا ﷺ نے دل آزاروں کو

رحمتوں پر مرے سرکار ﷺ کی، نگہ کر لیں  
کاش سمجھائے کوئی شخص یہ غم خواروں کو  
اُن کو محمودِ مرا خُشنِ عقیدت سے سلام  
ختم کرتے ہیں مدینے پہ جو گفتاروں کو

## میدِ سرکار

جی کو پسند کب ہے کوئی عارضی روش  
خُلقِ نبی ﷺ ہے اپنے پہ دائمی روش  
وہ ہے عجب خدا کا، یہ قرآن نے کہا  
اپنائے مصطفیٰ ﷺ کی اگر آدمی روش  
ہم پر ہے فرض، اس کو کریں اختیار ہم  
بھائی ہے کبریا کو جو سرکار ﷺ کی روش  
ہر ہر قدم پہ شہرِ نبی ﷺ دکھتا ہوں میں  
کیسی دکھا رہی ہے مجھے شاعریِ روش  
ہم تو نبی ﷺ کے در کے گداؤں کے ہیں گدا  
ہم کو پسند آئے گی کیا خسرویِ روش  
نُشِ حضور ﷺ بھی کریں اظہارِ فخر سے  
ہم سب جو اختیار کریں فقر کی روش  
خلائق کائنات کو بھائی ہے دوستوا  
جو ہے پسندِ خاطرِ آقا ﷺ وہی روش  
سرکار ﷺ! ہم کو اپنی روش پر چلائیے  
سچ تو یہ ہے کہ اپنی ہے ناگفتیِ روش

اُن پر نگاہِ طُفّ حبیبِ خدا ﷺ رہے  
 جو سوگ اختیار کریں بُوذریٰ روش  
 ہائے تہ فلک شہرِ اسرا گئے نبی ﷺ  
 جس راہ پر چلے وہ نبی کو کسی روش  
 جس کا نہیں نبی ﷺ سے تعلق وہ میرا کون  
 پہلے تو لا تعلق میری نہ تھی روش  
 جائے جو سیدمی شہرِ رسولِ کریم ﷺ تک  
 اپنے لیے ضروری ہے بس ایک ہی روش  
 گمراہ ہے وہ راہِ نبی ﷺ سے وہ دور ہے  
 جو اختیار کرتا ہے کوئی نئی روش  
 اُس پر چلیں تو منزلِ مقصود پر نہ کیں  
 وہ جو دکھا رہے ہیں ہمارے نبی ﷺ روش  
 گزرے جہاں سے عرش کو جاتے ہوئے نبی ﷺ  
 تاروں کی ہے وہ آج تک رہ دیکھتی روش  
 یا رب! یہ سیدمی راہ ہے اس پر ہمیں چلا  
 عشقِ حضور ﷺ میں جو ہے اصحاب کی روش  
 ذکر اُس کا بھی کریں تو ہم محمود کیوں کریں  
 طینہ کو جو نہ جائے وہ ہو کوئی بھی روش

### مدحِ شہکار

بچنا چاہیے سب تک پیامِ حبیبِ رسول ﷺ  
 زمانے بھر میں ہو جاری نظامِ نبی ﷺ  
 اُسی سُرور میں گزرے گی زندگی اپنی  
 یہ تھا روزِ ازل ہم نے جامِ حبیبِ رسول ﷺ  
 کہاں کسی کے لیے انحراف ممکن ہے  
 نصوصِ دین میں ہے جب التزامِ حبیبِ رسول ﷺ  
 جنہیں یہاں پہ میٹر رہی ہے یہ دولت  
 رہیں گے حشر میں بھی شلوکِ نبی ﷺ  
 جہاں میں پائیں گے اکرام و احترام بہت  
 کریں گے دل سے جو ہم احترامِ حبیبِ رسول ﷺ  
 بنے نہ کیسے یہ دُنیا نمونہٴ جنت  
 یہاں پہ پھیل جو ہے فیضِ عالمِ حبیبِ رسول ﷺ

کہا ہے مجھ سے کسی نے کہ "مازنا" ہو گا  
 قیامِ روزِ قیامت، قیامِ حبیبِ رسول ﷺ  
 نہیں ہے دوست ہمارا جو غیرِ مسلم ہے  
 وہ ہم سے لے گا ہمارا مقامِ حبیبِ رسول ﷺ  
 نہ پائے ایک مسلسل بھی اس سے محرومی  
 کچھ اس طرح سے چھے دورِ جاہِ حبیبِ رسول ﷺ  
 یہی تو جذبہِ اساسِ مدحِ سرور ﷺ ہے  
 کلامِ نعتِ نبی ﷺ ہے کلامِ حبِ رسول ﷺ  
 خدا کی ذات کی عظمت سمجھ میں آئے گی  
 ہوا دلوں پہ جب افشا مقامِ حبیبِ رسول ﷺ  
 ہو من پیش نظرِ فردِ وارِیت چھوڑو  
 مری یہ عرض ہے سب سے، بنامِ حبیبِ رسول ﷺ  
 خدا کرے کہ ہو مقبول یہ "دعا" تم بھی  
 انشاءِ ہاتھ برائے دوامِ حبیبِ رسول ﷺ

### مدحِ سرکارِ ﷺ

جب بھی قلم اُٹھاؤں میں، لبِ جب بھی دا کروں  
 اپنے حضور ﷺ کی فقط مدح و ثنا کروں  
 کرتے ہیں پوری میری تمنا رسولِ پاک ﷺ  
 جس وقت بھی دراز آئیں دستِ دعا کروں  
 جب تک نہ دیکھوں اُسے، آتا نہیں قرار  
 جاؤں مدینے کو نہ اگر یں، تو کیا کروں  
 توفیقِ جب نصیب ہے مدحِ حضور ﷺ کی  
 کیسے نہ شکرِ خالق و مالک برکیا کروں  
 نظروں کے سامنے جو کھلی ہیں گلیکیں  
 اُن میں تلاشِ نقشِ کعبہ پا کیا کروں  
 سرکارِ ﷺ کا کرم رہے مجھ پر اسی طرح  
 جو بات سچ ہو، سب میں وہی کہ دیا کروں



طیبہ کی واروات ہمرے دوست! کہ تو دُور  
 کس زانیے سے اس کی مگر ابتدا کروں!  
 کرنی تو ہے گزارشِ احوالِ دل مجھے  
 طیبہ کو دُور کوں تو بیاں مدعا کوں  
 عسید ہمرے جلو میں ہیں دل پر ہراس ہے  
 محشر میں کیسے آپ ﷺ کا نہیں سامنا کروں  
 ماؤں نہ اُن کی بات تو ہستی ہے نیستی  
 ہونے کا کیا ہے یوں تو میں بے شک ہوا کروں  
 باقی رہے محبتِ سرکار ﷺ کا خیال  
 دل سے ہر ایک بوٹ کا نہیں خاتمہ کروں  
 جنت گرے نظر سے مدینہ ہو سامنے  
 دو میں سے ایک چلنے کا جب فیصلہ کروں  
 جاری ہو زمزمہ ہمرے سب پر درود کا  
 جب قبر میں حضور ﷺ کا نہیں سامنا کروں  
 طیبہ میں آ کے کیوں تجھے اپنی تلاش ہے  
 محمود تیرا کیوں نہیں یہاں پر پتا کروں

## فیج سرکار

روشن ہیں آپ ﷺ آپ سے روشن ہیں سب چراغ  
 ارشلو رب ہے ایسے ہیں شاہِ عرب ﷺ چراغ  
 جلوں کی ہار میں ہوئیں تاریکیوں ہمیں  
 سرکار ﷺ نے جلا دیے دُنیا میں جب چراغ  
 آقا ﷺ کی عظمتوں کا دکھائے گا راستہ  
 دل میں جد رہا ہے جو حسنِ ادب چراغ  
 تشکیک چھین جیتی ہے ایمان کی روشنی  
 سرکار ﷺ پر یقین ہو تو جلتے ہیں تب چراغ  
 مٹ جائے جس سے دل کی سیاہی اک آن میں  
 یاورِ رسولِ پاک ﷺ تو ایسا ہے شبِ چراغ  
 ہے ماند اس کے سامنے دُنیا کی روشنی  
 نورِ نبی ﷺ کے سامنے ہیں جاں بلبِ چراغ

## مدح سرکار

پائے آرام رنج و غم سے چھٹے دیکھ لے قریہ نمی جو شخص  
 پہلے آقا کے در پہ وہ پہنچے چاہتا ہو خدا رسی جو شخص  
 ہو خدا و رسول کا شاکر پائے ایمان و یحییٰ جو شخص  
 مہواؤں کے تذکرہ نہ کرے ان کا شیدا ہو واقعی جو شخص  
 حکم ملے نمی سے پیار کرے ہے حقیقت میں امتی جو شخص  
 یاد آقا میں لٹک برساتے چاہتا ہو کوئی خوش جو شخص  
 سکھ سیٹھے کرم کی چھانوں میں نون کے در پر رُکے دکھی جو شخص  
 اُس سے ناراض ہیں نمی کہ ہوا ہاشم دل شکستہ جو شخص  
 غل رحمت میں وہ رہا ہے کہ ہے وقفہ نصرت و نصیری جو شخص  
 پائے طیبہ سے اختیار بھی لے کے آیا ہو ہے بسی جو شخص  
 دین و دنیا میں کامراں ہو گا چاہے طیبہ کی زندگی جو شخص  
 خوش مقدر وہی ہے کرنا ہے ذکر سرکار داعی جو شخص  
 مدح سرکار میں بھی لب کھولے جب کہ حیدر ایزدی جو شخص  
 مَر کے قہر رسول پائے کا نعت کتا ہے جیتے جی جو شخص  
 جتنے طیبہ کے نکروں کو وہی آنکھ والا ہو جو ہری جو شخص  
 وقفہ رحمت رہے زمانے میں چاہے حق میں برتری جو شخص  
 منزل معرفت پہ ۲ پہنچے دے مدینے میں حاضری جو شخص

انتہا نمی شعار کرے

چاہے محمود بہتری جو شخص

لطف رسول پاک ﷺ کے باعث یہ جشن ہے  
 دل کی تندر پر ہیں کہاں بے سبب چراغ  
 اسود رسول پاک ﷺ کا جوہ ہے نور کا  
 نقش قدوم حضرت محبوب رب ﷺ چراغ  
 طیبہ پہنچنے کی تھی بہت آرزو ہمیں ،  
 آنکھوں کو ہم نے موند کر دیکھے عجب چراغ  
 ہر شے ہی ﷺ کے شہر کی میری نظر میں ہے  
 رسیا ہوں روشنی کا ہیں میری طلب چراغ  
 ہر بار مجھ کو طیبہ بلائیں گے میرے شاہ ﷺ  
 اُمید کے جلے ہیں مرے دس میں سب چراغ  
 سایہ بھی پا سکو گے نہ میرے حضور ﷺ کا  
 دنیا میں ڈھونڈتے رہو لے لے کے اب چراغ  
 محمود پوچھ مت ہری کیفیتوں کا حل  
 خلوت نمی ﷺ کی یاد شب رنج طرب چراغ

## میرے سرکار

نی ہے آقاؐ نے اُن کی بھی اصلاح  
میرے سرکارؐ کا ہے وہ اُسود  
ہو نظامِ نئی یہاں بخند  
جائے شرِ نئی میں دنِ کالے  
جس کا آقاؐ سے کم تعلق ہے  
بُوءت ایسے ہر نصیبوں کی  
وہ جو ذکرِ نئی پہ بھر آیا  
جن دلوں میں کبھی تھی ان کی بھی  
بس وہ دینِ شہینِ سرورؐ ہے  
نام لیا جو دل سے اُن کا ہے  
ناز ہو کس لیے نہ آقاؐ پر  
جس کا آقاؐ کے ساتھ ربط نہیں

—————ق—————

قریب درِ قریب انہماؐ آئے  
مصلحینِ جہاں بھی تھے ناگام  
رب نے سرکارؐ ہی کو دی توفیق  
جو نڈ طیبہ سے جان کا رشتہ  
چاہو محمودؐ جس گزری اصلاح

## میرے سرکارؐ

ہم جھکاتے ہیں نبی ﷺ کے آگے سیمائے نیر  
ہم کو کیا معصومؐ کیس سے حقیقتؐ کیا مجاز  
اُن کے دم سے عالمِ امکان نے پنا ہے وجود  
ہستیؐ سرکارؐ دلا ﷺ ہوئی ہستی نواز  
کیا نئیؐ الانبیاء ﷺ کی نعت ہے کیا حور رب  
اس میں اک نکتہ ہے قائم کر کے دیکھو امتیاز  
نعت گوئی کام میراؐ گرچہ ہوں کج بیاں  
اپنے ہونے کا یہی تو ایک رکھتا ہوں جواز  
مستفیدِ رحمتِ سرکار ﷺ ہے اک ایک شے  
ذرا ذرا اس سے واقف ہے نہیں ہے کوئی راز  
خالقِ کونین کے محبوب ﷺ مطلوبِ جہاں  
میرے آقاؐ میرے سرورؐ شاہِ دینؐ شاہِ مجاز ﷺ

تیرا کوئی نہ تھا جس سے خبر متی ہمیں  
 کیا ہوئے معراج میں دونوں طرف راز و نیاز  
 تھی شبِ اسرا یہ کیفیت وصل و فضل کی  
 آئینہ میں فلکس تھا اور عکس میں آئینہ ساز  
 ہیں مدینے کی فضائیں بھی کرمِ عسکر بہت  
 ذرہ ہائے شہر آقا ﷺ دل پذیر و جاں نواز  
 طبعِ موزوں ہے نیاز آئیں درِ سرکار ﷺ پر  
 اپنے پاس انمول پر جائز ہے گر کرتا ہوں ناز  
 پھر بھی اپنے مالک و مختار ﷺ کی نظروں میں ہوں  
 گو نہیں ہوں متقی و پارسا و پاک باز  
 سرِ گنبد سرگوس محمود جو طیبہ میں ہو  
 وہ خدا کے فضل سے دنیا میں ہوگا سرفراز

## ملکِ سرکار

جائے سخن کمال تکلیف ہو کس قدر دراز  
 مدحِ نبی ﷺ جو کرنے لگا ہے ثناء طراز  
 یہ ہارگو سرورِ کون و مکان ﷺ ہے  
 جو سرنگوں میں پہ رہا وہ ہے سرفراز  
 برحق ہے اور چشمِ تنہا کی روشنی  
 طیبہ کی خاک ہوتی ہے جس دم نظر نواز  
 مدح میں بھی اُن کا کسی اور کا نہیں  
 مہمّوحِ کبریا جو ہیں شہنشاہِ حجاز ﷺ  
 طیبہ سے لائے گا یہ مضامین نعت کے  
 پرواز پر ہے فکر و خیال کا شہباز  
 فکر و نظر کی وسعتوں کے ساتھ دم بہ دم  
 رحمتِ مرے حضور ﷺ کی ہوتی ہے کارساز  
 سرکار ﷺ کے ظہور کی دنیا بشارتیں  
 ترسیلِ انبیاء و رُسل کا بنا جواز  
 ہر شے مرے حضور ﷺ سے سلِّ الحصول ہے  
 الطاف و بذلِ سرورِ عالم ﷺ کا در ہے باز  
 ہے چینوں کا آئینہ دنیا کا ہر مقام  
 آب و ہوائے شہرِ نبی ﷺ ہے سکونِ نواز



## ملیج شکرکار

شبِ معراج کا کیا پوچھتے ہو وہاں کیا کچھ ہوا؟ کیا پوچھتے ہو  
 اُنھیں خالق نے پاس اپنے بلایا دہرے سرکار کا کیا پوچھتے ہو  
 نئی مسکن تھی وہ میزبان تھا تھا کیا یہ ماجرا؟ کیا پوچھتے ہو  
 کسی نے کیا شائستہ راکِ شب کو کسی نے کیا کہا؟ کیا پوچھتے ہو  
 بنے تھے فرشِ نہ یہ چاند تارے نئی کا نقش پا کیا پوچھتے ہو  
 فطرت سرکار ہیں جب میرے مالک تو میرا آسرا کیا پوچھتے ہو  
 جو آچہ ہو طیبہ میں تو یاردا کسی کا اب پتا کیا پوچھتے ہو  
 یہی مرجع تو ہے سارے جہاں کا درِ خیرِ الٰہی کیا پوچھتے ہو  
 رادھر لعل، اُدھر پتلی مدینے عری اور رسا کیا پوچھتے ہو  
 میں بلوایا گیا اُن کی گل میں کرم کیسے ہوا؟ کیا پوچھتے ہو  
 دہرے سرکار کا شہرِ مقدس مجھے کیا لگا؟ کیا پوچھتے ہو  
 کرم، اکرام، اُطاف و سکینت مدینے کی فضا کیا پوچھتے ہو  
 طے جہیزل سے طیبہ میں ہم بھی ہے صورتِ آشنا؟ کیا پوچھتے ہو  
 جہاں سے بھولیاں بھرتے ہیں سکن وہ اک دولت سرا کیا پوچھتے ہو  
 ہے طیبہ میں پہنچ جانا قیمت ہمارا مرجع کیا پوچھتے ہو  
 ما ہے جو مجھے شرِ نئی میں پیار دس کٹھا؟ کیا پوچھتے ہو  
 مجھے بھول نہ کہے میں بھی طیبہ سرا لائق وفا کیا پوچھتے ہو  
 نظرِ مہارِ رحمت پر جی ہے ہمارا دیکھنا کیا پوچھتے ہو

پانا وہ لا مکھ کا کہیں اپنے آپ کو  
 جس کا درِ حضور ﷺ پہ جھکتا سرِ نیاز  
 وں کی سگوں نواز فضاؤں کی خیر ہوا  
 مجبوری مدینہ ہوئی ہے جوں نواز  
 ہوں مردِ بڑے قبلہ بھی، نیت بھی ہے درست  
 پڑھتا ہوں دل میں رکھ کے مدینہ کو میں نماز  
 منقوت کے کرم سے نہ کیوں مستفید ہو  
 شہرت کے شوق سے ہوا ناعت جو بے نیاز  
 مجموعہ ہائے نعت مسلسل کیے رقم  
 قصہ حدیثِ شوق کا ہوتا گیا دراز  
 محمود ہے تعلقِ خاطر حضور ﷺ سے  
 میرے تو وہ جہاں میں آقا ہیں چارہ ساز

نہ پہنچو اسیرِ دوزخ کی کھات  
 کجیوروں کا مڑا کیا پوچھتے ہو  
 ہمیں ہر سال جانا ہے مدینے  
 ہمارا مدعا کیا پوچھتے ہو  
 تمنا ہے وہ مجھ سے نعت سن لیں  
 چرا حرفِ دُعا کیا پوچھتے ہو  
 کون جب نعت آتی ہے کہاں سے  
 صدائے مرجا کیا پوچھتے ہو  
 نعت اپنے آقا سے نعت  
 متوج ہے ہما کیا پوچھتے ہو  
 ملا آقا کا نقشب پائے اقدس  
 یہ تاثیر دُعا کیا پوچھتے ہو  
 تمنا ہے شہوں طیبہ میں جا کر  
 یہ تدبیر بقا کیا پوچھتے ہو  
 ہری تقدیر کے مالک کو دیکھو  
 تقدیر کا لکھا کیا پوچھتے ہو  
 نظر اس پر دھرے سرکار کی ہے  
 ہری قسمت بھلا کیا پوچھتے ہو  
 نبی کے آگے عرضِ مدعا کا  
 ہوا جو حوصلہ کیا پوچھتے ہو  
 ہے اس کا نفل اُلفتِ مصطفیٰ کی  
 شجرِ اسلام کا کیا پوچھتے ہو  
 اُحد سرکار شہر اور ایشاد  
 رکا جو دزل کیا پوچھتے ہو  
 نبی کا چھوڑ کر دامنِ ترقی؟  
 فریبہ ارتقا کیا پوچھتے ہو  
 فقط صحرِ رُسود پاک لکھنا  
 ہمارا مشغلہ کیا پوچھتے ہو  
 درودِ مصطفیٰ پڑھتا رہوں گا  
 ہری رسم وفا کیا پوچھتے ہو

نبی کی یاد میں محمود اک شب

مجھے کیا ہو گیا کیا پوچھتے ہو

## ملکِ سرکار

جس کو جتنی ہے سرتِ حاصل  
 ہے وہ آقا کی بدولت حاصل  
 جس کو ہے غلبہٴ قسمت حاصل  
 اُس کو اُن کی ہے نعت حاصل  
 دیکھ کر بزدلِ کھضر ہی کو  
 ہو گی تسکینِ طبیعت حاصل  
 صرف بوبکر و عمر ہیں جن کو  
 ہے نبوت کی رفعت حاصل  
 اُس کو کون ستم اُٹھا کر دیکھے  
 جس کو ہو اُن کی کھات حاصل  
 حشر میں ہو گی شہکاروں کو  
 میرے آقا کی اعانت حاصل  
 راوِ الفت پہ دُعا چھتے ہیں  
 جن کو ہے راوِ ہدایت حاصل  
 جس کو جب چاہیں وہ سب کچھ دے دیں  
 ایسی آقا کو ہے قدرت حاصل  
 پاؤ طیبہ سے بنا خالق کا  
 ہو جو عرفانِ حقیقت حاصل  
 مجھ پہ آقا کا کرم ہے جس سے  
 ہیں سب اسبابِ سرتِ حاصل  
 جب کہو حمد میں اور نعت میں فرق  
 ہو گا آئینہٴ حیرت حاصل  
 مجھ کو سرکار کی رحمت سے ہے  
 دولتِ فقر و قناعت حاصل  
 وہ مدینے کی طرف جاتے ہیں  
 جن کو ہے اُن کی اجازت حاصل  
 فضلِ خالق ہے کہ مجھ کو بھی ہے  
 نعت کہنے کی سعادت حاصل

نعت محمود دُعا کہتا ہے

ہو جسے حسنِ عقیدت حاصل

## بیچ شرکار

دُشمنوں نے جب اُنھیں پتھر دیے  
ہم پہ یہ اللہ کا احسان ہے  
دل میں درد آئی ہے یادِ مصطفیٰ  
اڑ کے طیبہ تک پہنچ جاؤں گا نہیں  
آرزو مندی خدا نے کی عطا  
نعت کہتا ہوں اُنہی محلات میں  
مومنوں پر ظلم جو کرتے رہے  
دُشمن جہاں جو رہے سرکار کے  
عید میلادِ اُمّی کا جشن ہے  
نعت گوؤں نے سخن کی شکل میں  
طیبہ جانے سے رکاتیں بھی نہیں

—

میں تو اُن کی یاد کا مٹن ہوں جس نے میری آنکھ کو گہر دیے  
مہج "آقا" کی مجھے توفیق دی یوں میرے حالات بہتر کر دیے  
تھی عداوت جن کو محمود "آپ" سے  
آپ نے ایسوں کے بھی گھر بھر دیے

## بیچ شرکار

عالمِ انسانیت میں تو کہاں ملتا گواہ  
رفعتِ سرکار ﷺ کا ہے عالمِ ہلا گواہ  
لطف و اِکرامِ نبی ﷺ کی بارشیں ہر چیز پر  
میرے "آقا ﷺ" کے کرم کا ایک اک ذرہ گواہ  
کیسی اُلفت کیا عقیدت اُن ﷺ سے تھی اصحاب کو  
عشق کی تاریخ اس بارے میں ہے پکا گواہ  
نعر کو "آقا ﷺ" نے اپنے نعر کا باعث کہا  
اس پہ سرکارِ مہینہ ﷺ کا ہے استغنا گواہ  
ہم بیاں اُن ﷺ کی صفاتِ پاک کیسے کر سکیں  
بحر کی ہر اک جہت کا کیسے ہو قطرہ گواہ  
میرے آقا ﷺ ساری اُمت کے ہیں شہید اور شہید  
جس نے کچھ دیکھا نہ ہو وہ ہو نہیں سکتا گواہ  
کس طرح سے سب قبائل کی لڑائی رُک گئی  
حجرِ اسودّ نصب کرنے کا تو ہے کعبہ گواہ  
معصیت کوشی راہِ تھی، معصیت پوشی اُدھر  
اور نتائج کی فضائے طیبہ ہے تھا گواہ

لینے المعراج کیا وصل کا ہنگام تھا  
ایک چہرے کا بنا تھا دوسرا چہرہ گواہ

کچھ اشارے شہید و مشہود دونوں نے دیے  
وارداتِ عشق کا دیے نہیں ملتا گواہ

تُوَرِ آقا ﷺ پر خدا کا تُوَر یوں چھلایا رہا

پردہ در پردہ نہیں تھا اور تھا پردہ گواہ

جو نہیں جھپکیں اُن آنکھوں سے خدا کو دیکھنا

کون ہو سکتا ہے اُن سے اچھا اور سچا گواہ

اُس سے آگے کی خدا جانے یا محبوبِ خدا ﷺ

صرف اک سدرہ تنک کا ہے لک بچا گواہ

جو کہا خالق نے یا سرکارِ ﷺ نے کافی ہے وہ

سدرہ سے آگے کے مظهر کا تو ہے عناقِ گواہ

شہرِ پاکِ سرور و سردارِ ﷺ میں محمود کی

کیفیت کا دھوئے پائے کی نہ یہ دُنیا گواہ

## مہجِ سرکارِ

مصطفیٰ ﷺ کی ذی نعل ہو مرے پیشِ نظر

اور اُن کی بے مثال ہو مرے پیشِ نظر

اُن ﷺ کے در کا ہر سوال ہو مرے پیشِ نظر

کوئی جاتا بھی ہے خلیا؟ ہو مرے پیشِ نظر

اے مرے سرکارِ ﷺ! روزِ شب کے سب لمحات میں

آپ ﷺ کا دربارِ عالی ہو مرے پیشِ نظر

دستِ بست میں پڑھوں سرکارِ والا ﷺ پر درود

روضۂ النور کی جاں ہو مرے پیشِ نظر

ہے دھنکِ دل کے آتش پر یارِ طیبہ کے سنب

کیوں نہ پھر رنگیں خیال ہو مرے پیشِ نظر

جب احادیثِ نبی ﷺ کا ہے ذخیرہ سامنے

اور کیا شیریں مقال ہو مرے پیشِ نظر

طیبہ اب کی بار آؤں تو چلوں پہلے دمشق

نور وہ پانگہِ بلبل " ہو مرے پیشِ نظر

جب کروں دل کی زبیاں میں مہجِ زاہرِ بنِ حرام

مصطفیٰ ﷺ کی خوش بھالی ہو مرے پیشِ نظر



جب خدا بے مثل ہے، آقا ﷺ بھی ہیں یکتا مرے  
 کیوں نہ تقدارِ مثال ہو مرے پیش نظر  
 قبر میں سرکار ﷺ تیں پڑھوں اُن پر درود  
 معصیت کی رائے غلطی ہو مرے پیش نظر  
 اپنے آقا ﷺ کے کسی بھی امتی سے جب یوں  
 تو نبی ﷺ کی خوش بختی ہو مرے پیش نظر  
 عظمت و حسنِ بلا ل پاک (رحمۃ اللہ علیہ) یاد آئے مجھے  
 جب بھی رنگت کوئی کل ہو مرے پیش نظر  
 میں ہوں قدمِ حبیبِ کبر ﷺ میں جب کھڑا  
 بارگاہِ نواہدِ لال ہو مرے پیش نظر  
 ہر مینے حاضری طیبہ کی ہو پرچے کے ساتھ  
 ایسی راک صورتِ مثال ہو مرے پیش نظر  
 جب نظرِ محمور اٹھے حُف آقا ﷺ کی طرف  
 میری سب آفتِ حل ہو مرے پیش نظر

## مہیج شرکار

پڑھتا نظر نہ آئے بظاہر درودِ پاک  
 تسبیحِ دل پہ پڑھتا ہو ڈاکر درودِ پاک  
 سنت بھی ہے یہ اُس کی ہے تہلیل حکم بھی  
 لائےب ہے وظیفہ قلور درودِ پاک  
 نظمِ خواہش ختم کا ہوتا ہے اہتمام  
 پڑھتا ہے نظم میں جو نبی شاعر درودِ پاک  
 مایوسوں میں جب کوئی جائے نافر نہ ہو  
 مگڑی تری بنائے گا آخر درودِ پاک  
 واللہ! خوش نصیب ہے، عالی مقام ہے  
 پڑھتا ہے جو حضور ﷺ کی خاطر درودِ پاک  
 مُسلم پہ فرض کر دیا اللہ نے اسے  
 پڑھتے نہیں ہیں کافر و مکبر درودِ پاک  
 رہتی نہیں کٹافیر فکر و خیال میں  
 کرتا ہے یوں مَطَر و طہر درودِ پاک  
 دیتا ہے پڑھنے والے کے ہاتھوں میں، دوستوں  
 سب اہتمام و نظم دواؤں درودِ پاک

اللہ اور ملائکہ ، پھر راس و جن کے بعد  
 پڑھتے ہیں سب وحوش اور طائر درود پاک  
 جنت میں وہ قریب نبی ﷺ ہو گا بالیقین  
 صبح کا جو حضور ﷺ پہ وافر درود پاک  
 فی الغور رحمتوں کا وہ حق وار ہو گیا  
 پڑھتا ہے طیبہ کا جو ہر زاوہ درود پاک  
 ہر رنج میں ، بلا میں ، مصیبت میں ، خزن میں  
 میرا ہوا ہے یازر و ناصر درود پاک  
 پڑھتا ہے طیبہ دل ہے جو محمود روز و شب  
 اُس فرد کے لیے ہے مہر درود پاک

### لیج سرکار

نبی ﷺ کا کچھ تذکار چاہیے جتنا  
 پڑھتے جائے اُتنا کھائے جتنا  
 خیال و فکر کی ہو بے بھاشی نگاہ  
 مرے حضور ﷺ کی محبت میں سوچے جتنا  
 ملے گی اس کی خبر آخرش پہنچے سے  
 ہا خدا کا نالے سے پوچھیے جتنا  
 کسی بھی کوئی نہیں ہے جہاں پہ ”ہا“ بھی نہیں  
 در نبی ﷺ ہے جہاں چاہے مانگیے جتنا  
 خدا کی چاہیں حاصل اُسی قدر ہوں گی  
 یہ دل صبر خدا ﷺ سے لگائے جتنا  
 اُسی قدر ہو علو ارحمیاں ہوں فروں  
 نبی ﷺ کے ذکر میں سر کو جھکائے جتنا

سکوں جو لعت میں ہے، وہ کسی نَحْن میں کمال  
 غزل کی بھٹی میں یوں بھاڑ جھونکے جتنا  
 حضور ﷺ کرتے چلے جائیں گے کرم پہ کرم  
 سوال کرنے میں تو آپ پھیلے جتنا  
 رکھیں گے سر پہ فحبت کا ہاتھ اتنا ہی  
 قدم حضور ﷺ کی جانب پڑھائے جتنا  
 قسم ہے باری تعالیٰ کی، جی نہیں بھرتا  
 حبیب پاک ﷺ کے قریب کو دیکھیے جتنا  
 ملا کہ سے، ملے گی، اسی قدر چاہت  
 بُنی ﷺ کے شہر مقدس کو چاہیے جتنا  
 جواب پائیے گا کیا زمین طیبہ کا  
 تمام دنیا میں دل چاہے گھومیے جتنا  
 خدا کے سایہ رحمت کو پائیے محمود  
 رہے حضور کے قریب میں آئیے جتنا

## مدیح شکر کار

تا جب اُن کی بحد کمال ہے ممکن  
 کمال حضور ﷺ کی کوئی مثل ہے ممکن!  
 اوا پہ جس کی ہو خالق بھی والد و شیدا  
 کسی کا ایسا بھی حسن و جمال ہے ممکن؟  
 سوائے کمال و اکمل حبیب خالق ﷺ کے  
 ہر ایک رُخ سے کسی میں کمال ہے ممکن  
 کسی بُنی کے، کسی دیں کے جانشینوں میں  
 کہیں مثل صیب و بلال ہے ممکن؟  
 وہی ہے جس کو تعشق ذرا نہیں اُن سے  
 اُسی سے خواہش مل و مثل ہے ممکن  
 علی حضور ﷺ سا دنیا میں تم نے دیکھا بھی؟  
 رسول پاک ﷺ سا بزل و نوال ہے ممکن؟  
 مخالفت بھی حبیب ﷺ کی عین ممکن ہے  
 حواس غمہ کا جو اختلال ہے ممکن  
 فراق شہرِ نبی ﷺ کا علاج بھی ہو گا  
 ہر ایک زخم کا جو اندام ہے ممکن

نظام ہم اگر اپنائیں سرورِ دین ~~مستطاب~~ کا  
معاشرے کی بھی اصلاحِ حل ہے ممکن!

کلام حق میں ہو جس کی آوازیں کی رحمت  
جہاں میں ایسا کوئی خوش محل ہے ممکن؟

یہ کیسے ہو کہ جہنم رسید ہوں ماضی  
شفیع وہ ~~مستطاب~~ ہیں تو کیسے یہ حل ہے ممکن!

فراق میں جو بنا مُشتِ اُستخوان کوئی  
تو نورِ عشق میں کیا کمال ہے ممکن

رکبا لوکیں نے جو کچھ یمن میں رہ کر بھی  
ارے! یہ پکار ہے۔ اس کی مثل ہے ممکن؟

درد پڑھتے ہوئے بارگاہِ علی میں  
شمارِ نبوت کا بھی ہو خیال ہے ممکن

رحمت بھی ان کی ہے رحمت وہ خود بھی رحمت ہیں  
اس راک طرح کی بھی کوئی مثل ہے ممکن؟

نبی ~~مستطاب~~ کے شر کی محمود ہے کہ ہے جہاں کی  
فقط کی خیمِ قُدُ الجلال ہے ممکن

میلِ مسکین

حق شناس و حق نشان و حق مگر طیبہ کی خاک  
میرا اٹل ہے کہ ہے وحدت اثرِ طیبہ کی خاک

ہر جہاں کو مل رہی ہے۔ روشنی اس خاک سے  
بہشتِ تلبانی، مس و قمرِ طیبہ کی خاک

اس سے مس ہوتا ہے سرکارِ دو عالم ~~مستطاب~~ کا وجود  
کیوں کششِ رکعتی نہ ہو پھر اس قدر طیبہ کی خاک

زمرے۔ بے نور ہو یا بے نور کوئی بھی شے  
کر دیا کرتی ہے اُس کو دیدہ و در طیبہ کی خاک

اس میں جذبہ کربلائی خوش نصیبوں کے لیے  
گود میں لیتی ہے اُن کو سمجھ کر طیبہ کی خاک

آسمانوں کی بلندی اُس کی نظروں سے گرے۔  
دیکھ لے جو زندگی میں راک، نظرِ طیبہ کی خاک

اول و آخر خصائص اس کے یکساں ہیں کہ ہے  
بے نیازِ گردشِ شام و سحر طیبہ کی خاک

دل تمہارا نورِ عرفان سے جلا پا جائے گا  
چشم لو نظریں بچا کر تم اگر طیبہ کی خاک

بارِ رضوں خیر مقدم کو ہے اُس کا منہ  
 جس کا بھی ہے مسلح قلب و نظر طیبہ کی خاک  
 سر پہ رکھ لے اور بنائے راس کو شریعتِ کاملہ کا  
 پائے قسمت سے جو خوش قسمت بشر طیبہ کی خاک  
 اُن دنوں ہوتی ہے قسمت رشک کے قتل مری  
 جبکہ رہتی ہے مرے پیش نظر طیبہ کی خاک  
 ایسی مٹی اور دُنیا میں کہیں ملتی نہیں  
 ڈال کر آنکھوں میں دیکھے بے ہنر طیبہ کی خاک  
 آنکھ متحمل خدا کی دید کی ہو گی وہی  
 تا قیامت جس کا ہو حُسن نظر طیبہ کی خاک  
 مدحی راس کی بہت پہلے چلی جاتی ' اگر  
 دیکھتی رہتی نہ میری چشم تر طیبہ کی خاک  
 جتنے دن رہتا ہوں میں شہر رسولِ پاک ﷺ میں  
 روح میں رہتی ہے سرگرم سفر طیبہ کی خاک  
 پہنچتی ہے قربت اور اپنائیت راس کی مجھے  
 رفعتِ عرش اُس طرف ہے اور ادھر طیبہ کی خاک  
 ایک دن آغوش میں لے لے گی یہ محمود کو  
 فضلِ رب سے یوں نکالے گی کسر طیبہ کی خاک

## ملیح شرکار

ہم بھی تھے اور خدا بھی، لیکن نہ تھا تعارف  
 سرکار ﷺ نے کر لیا اللہ کا تعارف  
 سرکارِ دو جہاں ﷺ کا ہو اور کیا تعارف  
 اللہ کی زبان سے پس ہو چکا تعارف  
 ارواحِ انبیاء سے "روزر ازل خدا نے  
 ميثاق لے لیا جب تب ہو گیا تعارف  
 سرکار ﷺ کی بشارت دیتے رہے تھے مُرسل  
 ان کا کرا رہے تھے سب انبیاء تعارف  
 اللہ کے نبی ﷺ کا محبوبِ کبریا ﷺ کا  
 قرآن میں فتنہ خنسی ہے رہنا تعارف  
 کیا مرتبہ ہے اُن کا "مَا يَنْطِقُ" سے پوچھو  
 حرفِ نبی ﷺ ہے گویا قرآن کا تعارف



جبریلؑ نے لگائے آقا ﷺ کے در کے پھیرے  
خود اُس کی شان کیا ہے "اِس کا ہوا تعارف  
جس کو ہے اُن سے اُلفت اُلفت ہے مجھ کو اُس سے  
میرے لیے یہی ہے سب سے بڑا تعارف  
کیا رفیق ہیں اُن کی؟ تم دیکھ لو گے خود ہی  
عشر میں اُن سے ہو گا جیسے دوسرا تعارف  
علم نبی ﷺ کی حدیں کیوں مانپتے چلا ہے  
ہم کو بھی تو کرا دے اپنا ذرا تعارف  
خالی تو ہے نبی ﷺ کا لیکن دود خوں ہے  
اسے کاش! یوں ہو میرا روز بڑا تعارف  
محمود نعت گو ہے ممدوح کبریا ﷺ کا  
معنا نہیں ہے اس سے کوئی بڑا تعارف

### فیلح سیرکار

میں طاعتِ رات کوئی اور کام کرتا ہوں  
ہے لہجہ غم نما طے میں دلوں شریعت  
غلوں و غلوں نہت سے "زم غرق سے  
میں جہاں پہ ہوئی ہے بری ہی بختی  
ہر ایک بات کا اپنے تمام شعروں کا  
اسی کے دم سے ہے قائم سلاحتی میری  
لفظ لوب سے عہد ہے زندگی میری  
رسول پاکؐ کی سیرت کا خاکہ کر کے  
میں کن باتوں میں رہتا ہوں کہ نہیں سکتا  
مرے لیے ہیں مری زندگی سے بیش بہا  
نیں جن دنوں میں میرے سے نور رہتا ہوں  
تو ذکرِ شہرِ رسولِ اتم کرتا ہوں

ہو جس پہ فلقِ کبیر کا کچھ اثر محمود  
اُسے نماز میں اپنا نام کرتا ہوں

مذبحِ سرورِ علی مقام کرتا ہوں  
ای طرح سے ہر صبح و شام کرتا ہوں  
نبیؐ کے فیضِ نہت کو عام کرتا ہوں  
کہ ذکرِ آقا (علیہ السلام) کرتا ہوں  
میں احتسابِ کبیر کے نام کرتا ہوں  
لوب سے روز میں اُن کو سلام کرتا ہوں  
نبیؐ کے سنتوں کا بھی احرام کرتا ہوں  
ہود کے خفت ہوں اُن کو بھی رام کرتا ہوں  
میرے جانے کا جب اہتمام کرتا ہوں  
جو چہ روز میں طیب قیام کرتا ہوں  
تو ذکرِ شہرِ رسولِ اتم کرتا ہوں

## میدج سرکار

جب می "سب پر آپ کے تاج  
آپ کو تو خیال سب کا ہے  
ہیں نظام رسول عالم کے  
اُن کے دیر نکلیں ہوئی دنیا  
سارے عالم حضورِ والا کے  
دو جہاں اُن کے دیر فرماں ہیں  
میرے محبوب کبریا کے ہیں  
آب و بار و بہار و ہار و راز  
ہو گئے قرین شری دین کے  
دو میثاقِ عہدِ صبر کے  
ہر جہاں کر دیا ہے خالق نے  
رج سے پائیں گے نہایت ہی  
جاوہر سب چاند ہوں کہ پرند  
فرمانہ وادہ انبیاء بھی ہیں  
مانے دیکھے اُن کے فرماں کے  
غیر ثور و حرا کی سب راتیں  
سیر میں میرے سرور دین کی  
نزدِ رب جب ہوئے مرے آقا  
رب کی اہمیت کے سب لمحے  
مرضی حضرت رسول کے ہیں

میں نے محمود کام سب اپنے  
کر دیے ہیں حضور کے تاج

## فلک سرکار

عفو و رحمت کا رہا ہر اک سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک  
دُشمنانِ جان و دین سے بھی عنایت کا سلوک  
رخِ تگمہ پر زمانہ دیکھ کر ششدر ہوا  
ہند اور وحشی سے سلطانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک  
زندگی میں بھی ابو بکر و عمر ہمراہ تھے  
اب بھی ہے دونوں رفیقوں سے رفقت کا سلوک  
کھیتیں سرسبز روح و جان و دل کی ہو گئیں  
سلانے آیا جو نئی بارانِ رحمت کا سلوک  
ہر ارادت مند کو پہنچئے گا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تک  
سالکانِ منزلِ راہِ طریقت کا سلوک  
نام لیوا مالکِ جنت کے تھے اس واسطے  
ہم سے تو اچھا رہا گرانِ جنت کا سلوک  
اُس سے اُلقت خالقِ کونین کو ہو جائے گی  
جو کرے سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وسلم سے اطاعت کا سلوک  
عافیت کی سانس لیتے ہیں یہاں اچھے بُرے  
ساتباں گویا بنا دامنِ رحمت کا سلوک

کوئی کیا بھی روئے آپ ﷺ سے رکھتا رہا  
میرے آقا ﷺ نے کیا سب سے محبت کا سلوک

انبیاء سابقہ ہو جائیں گے حیرت میں مغم  
عابدوں کے ساتھ جب ہو گا شفاعت کا سلوک

منح گوئے سرور کو نین ﷺ پر اے ہم نشیں!

قر دھا سکتا ہے کیا مہر قیامت کا سلوک

والدہ کے ساتھ طیبہ تک مجھے پہنچا دیا

سن لو اُسی میں یہ تھا مجھ سے مشیت کا سلوک

کاروانی روزِ محشر نعت گوئی کی لے

احقر خَلْقِ خُدا پر ہو جو نصرت کا سلوک

زندگی بھر جو رہا مشغوب نعتِ مصطفیٰ ﷺ

لطفِ زا محمود پر ہے اُس کی قسمت کا سلوک

### مدیحِ شکر کار

کرتے ہیں ہر کسی کو نبی ﷺ فیضِ بابِ مفت

جس طرح نورِ ہائِشا ہے آفتابِ مفت

دُنیا کو اس طرح سے دیا ہے حضور ﷺ نے

رہتا ہے جیسے آبِ جہاں کو سحابِ مفت

نہیں ڈال ہوں گنبدِ اختر پہ جب نظر

بکھلتے ہیں آرزوؤں کے دل میں گلابِ مفت

دیدار کیا اُسی کا تھا مطلوبِ عرش پر؟

وہ جو نبی ﷺ کے ساتھ رہا ہم رکبِ مفت

آقائے کائنات ﷺ پر بھیجے نہ جو درد

پائے گا اضطرابِ وہ لے گا عذابِ مفت

آئینہ دل کا عشق سے صیقل ہے، سچ کہا!

نعتیں کہو تو ملتی ہے پھر آب و تابِ مفت

قرآن سے جس نے پائی ہے خاتونِ کی نوید

در پر وہ آگیا تو ہوا بہرِ یابِ مفت

طیبہ سے لو کیستہِ قلب و قرارِ جاں

تحفہ ہر اک کو ملتا ہے یہ لاجوابِ مفت

میں دیکھتے ہی دیکھتے طیفہ پہنچ گیا  
 اہول خواب تھا تو ہے تعبیر خواب مفت  
 قابض ہیں آپ 'مُعْطٰی' اگرچہ ہے کبیرا  
 مہ ہے سب کو دیتے بھی ہیں 'مَنْجَابِ مَسْکُوْنِہ' مفت  
 چھوڑے گا کون خلیق نبی ﷺ کی شراب کو  
 پینے کو مل گئی ہو جسے یہ شراب مفت  
 عاصی کو 'مُشَقِّی' کو 'غریب' و 'امیر' کو  
 صف و کرم کا آپ ﷺ کے 'کھانا' ہے باب مفت  
 حم ہیں وہ 'طلحہ' و 'بست' بھی ہیں وہ  
 رہتا ہے ایسے کوئی کسی کو خطاب مفت ؟  
 جنت کے بدلے دوستوں اک نعت بھی نہ لیں  
 بخشش جو میری ہو گی تو روزِ حساب مفت  
 جاؤں میں در پہ غیر کے محمود کس لیے  
 ہر شے مجھے حضور ﷺ سے ہے دستیاب مفت

### فلیح سرکار

تم نے پوچھا ہے تو سن لو یہ ہے میرا اعتقاد  
 سرورِ عالم ﷺ کا چہرہ کھلیا ہے  
 یہ میرا اوج 'مَقْدَر' خُذنا یہ زندگی  
 مردِ با شہر نبی ﷺ یا دیرِ مَسْکُوْنِہ زندہ باد  
 میں کبھی صیدِ غم و اندوہ ہو سکتا نہیں  
 مجھ کو جب رکھتے ہیں میرے مالک و مختار ﷺ شد  
 جو مرے سرکارِ والا ﷺ کی نظر میں آ گیا  
 خوش بیان و خوش قلم ہے 'خوش نصیب' و 'خوش نداد'  
 فضلِ ربی اور اُس کی برکتوں کی ہے حدش  
 محفلِ نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ کا انعقاد  
 مکہ سے افضل ہر عنوان ہے شہرِ نبی ﷺ  
 میں نے باور کر لیا عشاق کا یہ اجتہاد

مجھ سے کہتا ہے کہ طیبہ میں ملایا جانے والا  
 ہے میرا حسین عقیدت لائق صد احمد  
 میرے آقا ﷺ کو پسند آ جائے کوئی ایک شعر  
 یہ تنہا میری یہ خواہش مجھے رکھتی ہے شلو  
 بھول جانے کا مریض کہہ ہوں لیکن مجھے  
 طیبہ اقدس کا ہر لمحہ رہا کرتا ہے یاد  
 زائر طیبہ پہ خوش آقا ﷺ بھی ہیں خالق بھی ہے  
 زائر طیبہ سے یہ کہہ کر کون ہو گا ہا ٹرلو  
 ہر گزارش کو پذیرائی عطا فرمائیں گے  
 شلو رکھتا ہے مجھے میرا یہ حسین اعتقاد  
 ہوں جو ارشاد سرکارِ دو عالم ﷺ سامنے  
 کس لیے مومن نہیں ہا ہیں گے امن و اتحاد  
 کہتا ہوں محمود میں جب نصرتِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ  
 یوں مجھے محسوس ہوتا ہے خدا کرتا ہے حلو

### ملیج سرکار

ہو فرض کیسے ادا کچھ نظر نہیں آتا  
 کون میں نعت میں کیا کچھ نظر نہیں آتا  
 سوائے ذاتِ جمیل ﷺ کی جوہ زائی کے  
 میان ارض و سما کچھ نظر نہیں آتا  
 نہ پہلے نور تو پھر ظلمتیں میں کیوں کر  
 نبی ﷺ سے رہ کے جدا کچھ نظر نہیں آتا  
 دیارِ سرور دین ﷺ جب تک نہ آیا نظر  
 بصارتوں نے کہا کچھ نظر نہیں آتا  
 رمی نگاہ میں جلوے بے ہیں طیبہ کے  
 مجھے تو اُن کے سوا کچھ نظر نہیں آتا  
 بجا کہ روثِ دُنیا سے موند رہیں آنکھیں  
 مہ دیکھ دیا - کچھ نظر نہیں آتا



در حضور ﷺ پہ انگور سے تن مٹی چور  
اٹھے ہیں دستِ دُعا کچھ نظر نہیں آتا

میں نعت پڑھتا ہوں، ج ہے، مگر ہے یہ بھی ج  
کہاں پہ کیا ہے کہا کچھ نظر نہیں آتا

نبی ﷺ کے شر میں سب کچھ ہے فضل خالق سے  
نہ ہو جو فضلِ خدا کچھ نظر نہیں آتا

نگاہ اُن کی ہے لیکن ہے شہو کی طرح  
جنہیں وہ نورِ خدا کچھ نظر نہیں آتا

سوائے لطفِ جبرِ ﷺ کے، پورے طیب میں  
مجھے تو تا بہ قبا کچھ نظر نہیں آتا

اُسے حضور ﷺ کا شرِ کریم دکھاؤ  
جسے خدا کا پا کچھ نظر نہیں آتا

عجیب رنگ ہے محمود تیری نعتوں کا  
تجھے تو اُن ﷺ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

## میدانِ شہکار

نورِ نبی ﷺ کے لیے ہے محبتِ وہاب  
راہِ حضور ﷺ کے محبوب حضرت وہاب

خدا نے خود یہ کتبِ نہیں میں فرمایا  
حضور ﷺ کی ہے اطاعتِ اطاعتِ وہاب

سوائے صاحبِ معراج سرورِ دین ﷺ کے  
نہ کوئی جان سکا ہے حقیقتِ وہاب

جب اس سے جو سرکا تو منِ رانی سے  
دگر نہ دیکھی کسی نے بھی صورتِ وہاب؟

حضور ﷺ غلوتِ خالق میں بھی بلائے گئے  
جو بعثت آپ ﷺ کی ہے وہ ہے جلوتِ وہاب

غضبِ خدا کا ہے اس کے نبی ﷺ کی ناراضی  
حضور ﷺ کی ہے نوازشِ عنایتِ وہاب

حضور ﷺ اُس کے ہیں حامد وہ آپ کا محمود  
راغی کے واسطے بخش ہے الفتِ وہاب

جو اُس کے پیارے نبی ﷺ سے نہیں رہ مخلص  
اُسے معاف نہ کرنا ہے عادتِ وہاب

وہ جس کو چاہیں نوازیں ہیں بخشش اُن کی  
 میرے نبی ﷺ کے لیے ہے اجازت و باب  
 ملے گی (اُن کے لیے کیا سوالِ محرومی)  
 نبی ﷺ کے مدح سراؤں کو جنت و باب  
 نظامِ رب کی رہتا ٹھہری آپ ﷺ کے دم سے  
 ہیں عالمین کی خاطر وہ رحمت و باب  
 علامہ میرے رسولِ کریم ﷺ کے کوئی  
 نہ کر سکا نہ کرے گا زیارت و باب  
 جسے وہ خود کے احسان اُس کا بھی سوچو  
 جو کرتے رہتے ہو تحفہ و نعت و باب  
 تو منع کرنا پڑا خود کریم خالق کو  
 جو کی شبوں کو نبی ﷺ نے عبادت و باب  
 میرے نبی ﷺ کی اجازت مگر ضروری ہے  
 بچھا ہے سب کے لیے خزانِ نعت و باب  
 خدا ہے مُعطیٰ تو قائم حضور ﷺ ہیں میرے  
 دُئی تو ہلانتے رہتے ہیں دولت و باب  
 یہی ہے نعت تو محمود حمد بھی ہے یہی  
 میرے حضور ﷺ کی رحمت ہے رحمت و باب

## مَدحِ سِرِّکَر

اسرارِ کبریا شہ علیٰ رحمہم ﷺ سے پوچھو  
 ہر بات جو نبی ﷺ کی ہے نورِ قدم سے پوچھو  
 اک واقعہ جو رفعتِ عرش میں کا ہے  
 محبوبِ کبریا ﷺ کے نقوشِ قدم سے پوچھو  
 کیسے ہوا ہے کس کے سبب سے ہوا ہے یہ  
 امکانِ ارتباطِ وجود و عدم سے پوچھو  
 منتِ پذیرِ سرور کون و مکان ﷺ ہیں ہم  
 کیا ہے رسولِ پاک ﷺ کی رحمت؟ یہ ہم سے پوچھو  
 جلتی ہے روز و شب مگر کس کے فراق میں  
 یہ ہمیدِ جاننا ہے تو شمعِ حرم سے پوچھو  
 مت پوچھو اُن کی دین کا بخشش کا ماجرا  
 جو پوچھتا ہے آپ ﷺ کے دستِ کرم سے پوچھو  
 اپنا بتاؤ کس کو رہا کر دیا کسے؟  
 شہِ نبی ﷺ سے پوچھو یا بیتِ الحرم سے پوچھو

مگر پوچھنا ہے: کتنی کشش اس زمیں میں ہے  
 ارضِ مینہ کی طرف اُٹھتے قدم سے پوچھ  
 سرکارِ علیہ السلام بخشائیں گے اُمت کو کس طرح  
 کیسے یہ ہو سکے گا، شفیق اُمم علیہ السلام سے پوچھ  
 سورہ بَلَد کی پہلی دو آیت میں جو ہے  
 کس شہر کی ہے، کیسے ہے، یہ خود قسم سے پوچھ  
 جو چاہتا ہے غم سے رہائی، وہ طیبہ جائے  
 کیا اُس کی رائے ہے، یہ گرفتار غم سے پوچھ  
 وقتِ وداع طیبہ کا احوال کیا کہوں  
 مگر کچھ بتا سکے تو دمری چشم غم سے پوچھ  
 طیبہ وہاں پہ ہے کہ نہیں ہے، ہمیں بتا  
 آئیں یا ہم وہاں پہ نہ آئیں، رازم سے پوچھ  
 تقیر کس کی پیشِ نگاہِ خدا رہی  
 محمود بھید سارا یہ سورہ قلم سے پوچھ

### مدحِ شہکار

ہر بحرِ غم سے پار وہ اشل ہوا فقط  
 جس کو رہا حضور ﷺ ہی کا آسرا فقط  
 سرتاجِ انبیا "مرے محبوبِ کبریا ﷺ  
 ہیں میرے دل کے، جان کے قربِ نزوا فقط  
 یادِ رسولِ پاک ﷺ میں پڑ غم ہو تیری آنکھ  
 ذکرِ رسولِ پاک ﷺ میں تو مسکرا فقط  
 آئے نہ وصف اور کسی کا زبان پر  
 اپنے حضور ﷺ کا رہوں مدحت سرا فقط  
 ہر سلِ مجھ کو طیبہ بھلائیں حضورِ پاک ﷺ  
 بس آرزو یہی ہے، یہی التجا فقط  
 طیبہ میں ہر قدم پہ رہیں خوش نصیبیں  
 بد بخت ہے وہ، کعبہ ہی کو جو گیا فقط

ہاں کچھ اور قلب میں خواہش نہیں رہی  
 لاتی رہے میرا حضوری صفا فقط  
 تحقیق نعت پاک یا تحقیق نعت پاک  
 میرا تو آج تک ہے یہی مشغلہ فقط  
 انہوں جو حشر میں تو وہاں بھی پڑھوں درود  
 مرتے ہوئے بھی لب پہ ہو حَبِیلَ عَسی فقط  
 اگلوں میں صرف ایک نبیؐ طوّر تک گیا  
 خلوت تک گئے تو گئے مُصطفیٰ ﷺ فقط  
 توفیق نعت مجھ کو رہے حشر تک نصیب  
 بس یہ دعا میری ہے ' یہی التجا لُفّا

## فایز مسکار

نعت میں ہوں مشغول میں ایسا حمد ہے میرے لب پر گیا  
 طیبہ میں سرکار کا روضہ دنیا میں جنت کا نقشہ  
 کون ایمن ہوا اُن جیسا کون ہوا اُن جیسا سچا  
 بات اُن کی فرماں خدا کا اِن ہُوَ اِلَّا وَحْدُ یُوحٰی  
 اُس نے گویا رب کو دیکھا جس نے دیکھ لیا وہ چہرہ  
 جنت تیری میرا طیبہ مجھ کو ہے منظور یہ سودا  
 اُن کی عظمت کو پائے گا رکھتا ہے جو دیدہ رہتا  
 دنیا میں سرکار کا جلوہ گویا چمکی آنکھوں دیکھا  
 شافع اور کہیں آقاؐ سا عاصی اور کہیں مجھ جیسا  
 سب کچھ وہ حاصل کر لے گا جو ہو گا مجھ ایسا منگنا  
 نعت کی خدمت میرا حصہ آقاؐ نے راضی یہ بخشا  
 ہاتھ میں میرے نعت کا پرچم رحمت کا سر پر ہے سایہ  
 لب پر آقاؐ آقاؐ آقاؐ دل میں طیبہ طیبہ طیبہ  
 کرم ہوا سرکار کا راء کہیں ہر سل مدینے پہنچا

قرآن میں تلاپا رب نے  
 رتبہ جو محمود ہے اُن کا

## ملیح شکر

جو مہج مصلیٰ وہ ایک پل کی  
نہی کی اُمت اچھی ہے جیسی سے  
ہوئی تبلیغ دینِ فخرِ حسن سے  
نظرِ شکرِ لاحاصل ہے اصلا  
تکمل دین ہے آقا کا راس میں  
رمے مولا نے میری زندگی میں  
بشر بن کر رمے سرکار آئے  
عقیدت اُن کو ہو قائد سے جتنی  
صحابہ ملتے تھے حکم آقا  
دیئے کے لیے آلا ہلدا  
دیئے کے گلی کوچوں کے اندر  
جو فضلِ نعت گوئی میں نے ہوئی  
کیا ٹھہر جھپٹ کا نظارہ  
کرم ہم پر رسول پاک کا ہے  
نہ ہو ایمان نہی پر جن کا کمال  
تو قح ہو مہی ہے حاصل کی  
یہ ہے تاریخِ اقوام و اہل کی  
نہ تھی آقا کی جو جنگ و جدل کی  
رمے آقا نے کی تفتیشِ عمل کی  
ضرورت ہی نہیں رہ دہل کی  
ہوئی پیدا کوئی مشکل تو حل کی  
نئی جہیم ہے نورِ ازل کی  
اُسی سے حیثیت ہو گی اہل کی  
جب اک بات تھی اُن کے عس کی  
میں گنجائش اسباب و اہل کی  
تہ ہے رمے دل کو اہل کی  
تو قح حشر میں ہے پھول پھل کی  
نہی کے دوش سے چادر جو وحل کی  
ہدایت کی ہمیں علم و عمل کی  
خوشامد وہ کریں اہلِ نول کی  
گمن ہوں آج کیں نعتِ نبی میں  
مجھے کیا فکر ہو محمود کل کی

## ملیح شکر

کیسے نبی ﷺ کی مدح کرے یہ اُدھوری سوچ  
ہوا ز بھی کرے تو کہیں پہنچے اپنی سوچ  
دل میں جو آئے سر میں سائے وہ عرض کر  
سرکار ﷺ مہربانی کریں گے تو کچھ بھی سوچ  
سوچوں شبانہ روز مضامینِ نعت کے  
ایسی عطا کرے جو مجھے فضلِ باری سوچ  
نعتِ نبی ﷺ سے کھل گئی رمزِ دُردنِ دل  
میں نے اگرچہ دُنیا سے اپنی چھپائی سوچ  
پہنچا دماغِ عرشِ بریں پر راک ان میں  
آئی ہے جب بھی نعتِ رسولِ خدا ﷺ کی سوچ  
اُس وقت مُنہ دکھائے گا پیشِ رسول ﷺ کیا  
دیں گے جو دست و بازوئے انسان گواہی سوچ!  
طیبہ کو فکرِ حاضریٰ در ہے رہنا  
کچھ کو لے کے مجھ کو چلی استلای سوچ  
مجھ کو جو دی ہیں حق نے فحیل کی نعتیں  
آقا ﷺ کی بارگاہ میں رہ باریابی سوچ



حکم میں سَلَامٌ عَلَیْہِ پہ جھوٹ سے نفرت کیا کرے  
 خالق عطا کرے اگر انسان کو سچی سوچ  
 اُس نے عطا کی حق و صداقت کی روشنی  
 میرے کرم سَلَامٌ عَلَیْہِ نے جو بخشی سوچ  
 رکبر و غرور و تکبر و نفرت کو چھوڑ دے  
 پُر تو قلم کسی پہ ہو جو سَلَامٌ عَلَیْہِ سوچ  
 میں کیسے چاہوں خواب میں آقا سَلَامٌ عَلَیْہِ کریں کرم  
 عیبیں شعار کو تو ہے یہ انتہائی سوچ  
 تقلید دوسروں کی ضروری نہیں تجھے  
 محمود نعت میں نئی طرزِ ادا کی سوچ !

## مدحِ سرکار

جھانپا ہے شہرِ آقا سَلَامٌ عَلَیْہِ میرے چشم و گوش پر  
 کیا اندازِ کرم ہے مجھ سے عیبیں گوش پر  
 اس سے خلی زندگی کا ایک لمحہ بھی نہ ہو  
 جذبہٴ عشقِ رسولِ ہاشمی سَلَامٌ عَلَیْہِ ہو جوش پر  
 سر پہ ہے تلخ شفاعتِ بزمِ اُطاف و کرم  
 ہم قدمِ رحمت ہے اور ہے بارِ اُمتِ دلاش پر  
 ہوش میں رہتے ہوئے بھی ہوش کھوتا ہے یہاں  
 کتنے مشکل مرحلے آتے ہیں لالِ ہوش پر  
 میں نے جو دیکھا ہے طیبہ میں، اُنھیں معلوم کیا  
 لوگ حیراں ہیں تو ہوں میرے دواعِ ہوش پر  
 ر کے طیبہ میں پتا پائے نہ اپنی ذات کا  
 مرحلہ ایسا بھی آتا ہے کبھی ذی ہوش پر  
 آبدِ زمزم مکہ اور طیبہ میں پہنچا مجھے  
 میرے آقا سَلَامٌ عَلَیْہِ نے کرم فرمائے مجھ خوشِ نوش پر  
 جو دمرے سرکار سَلَامٌ عَلَیْہِ کی تعریف میں کرتے ہیں بھل  
 ایسے بد بختوں کو رکھنا چاہیے پاپوش پر  
 نعت میں محمود کیسے ہو نہ جائے ب کُشا  
 جب کرم فرمائیں آقا سَلَامٌ عَلَیْہِ بندۂ خاموش پر

لے گئے آخر بچا کر صاف وہ محبوب پاک ﷺ

ورنہ کر دیتی ہمیں تو مصیبت کاری ہلاک

میں تو ہوں سرکارِ والا ﷺ کا گدائے در' مجھے

کیوں ہو فرعونوں کا ڈر' کیسے ہو شدائیوں سے پاک

مدحت ﷺ مرے ہونوسا پہ ہے' دن ہو کہ رات

میرا مستقبل نظر آتا ہے مجھ کو تہناک

قربت حق سے کرے گا آخر آخر مستفیض

نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں یہ میرا انہماک

گم نہیں جنت سے اُس دن دیر آقا ﷺ دوستوا

اور ہیں' جن کو ہے محشر کا تصور ہولناک

ثامیدی کے دُھند لکوں سے بڑا ت ہو گئی

ہو گئی ہے جھینورِ صبح آرزو آخر کو چاک

روز میں درخواست کرتا ہوں کہ 'بلو لیں مجھے

اس طرح چلتی ہی رہتی ہے مری طیبہ کو ڈاک

مدّی جو اب ثبوت کے ہیں' سب کذاب ہیں

لا ینبئ بعدی مرے آقا ﷺ کا ہے ارشاد پاک

جو نہ پڑھتا ہو نبی ﷺ کے نام کو سُن کر درود

وہ ہے بد بختی کا مظہر' اُس کی خاک اُلو د ناک

ہے جسارت' پر کیے جاتا ہے محمودِ جسور

نورِ خلاقِ دو عالم ﷺ کی ثا اور مُشتِ خاک

مجھ کو دے جائے کوئی آ کر قتل ایک آدمہ

ہو گی آقا ﷺ کی نظر مجھ پر کرم کی ایک آدمہ

خوبی' قسمت پہ اُس کی' رشک سب کرنے لگیں

نعتِ آقا ﷺ کی ہو جس کے سب پہ جاری ایک آدمہ

اُس ہی بختِ آدمی کو سب مبارکباد دیں

جس سے راضی ہو کوئی طیبہ کا ہاسی ایک آدمہ

مجھ کو پہنچتی وہ طیبہ کے گُلستانوں تک

دل کے آگن میں کلی کوئی جو کھلتی ایک آدمہ

میرے آقا ﷺ سل میں جب چاہیں' بلوائیں مجھے

بھیجتا رہتا ہوں خدمت میں یہ عرض ایک آدمہ

الغفٰلِ مُصطفیٰ ﷺ کے خواب جو آنے لگے

اب نظر آتی ہے میری بات بتی ایک آدمہ

میرے آقا ﷺ نے جو پودے خود لگائے ہاتھ سے  
 اُن کھجوروں سے بھی میرے ہاتھ آئی ایک آدھ!  
 میری آواز اس طرح طیبہ پہنچ جاتی تو ہے  
 ہے وہاں سے آئے والا فون کافی ایک آدھ  
 طیبہ سے پہلے پہنچتا شام یا بغداد تک  
 میری خواہش بھی اگر ہو جاتی پوری ایک آدھ  
 بار بار اس راہ پر چلتا رہوں چلتا رہوں  
 مجھ کو ملتا جائے طیبہ کا جو ساتھی ایک آدھ  
 مصطفیٰ ﷺ سے جس کو اعزازِ پذیرائی ملے  
 نعت ایسی آپ بھی لکھیں تو کوئی ایک آدھ  
 پی لیے مشروب دنیا بھر کے بھی تو کچھ نہیں  
 زندگی میں پی نہیں کر تم نے "شہل" ایک آدھ  
 ہو گئے محمود پر اس کے سبب لطف و کرم  
 رات جو یاد دہانی میں اُس کی گزری ایک آدھ

فیلک سرکار

گرے گا قصہ جو آقا ﷺ کے پاس آئے گا  
 وہ لطف پائے گا بے رنج و یاس آئے گا  
 حیاتِ نو کا قسمل مجھے ملے گا وہاں  
 مہینہ طیبہ ہر بار اس آئے گا  
 گزر الم کا نہیں ہے فضاے طیبہ میں  
 یہاں جو آئے گا وہ ہے رہاں آئے گا  
 سترقہ کو سیٹے گا شہرِ سرور ﷺ سے  
 وہ دل زدہ جو یہاں پر اُواس آئے گا  
 ہرے خیال میں یہ ممکنات ہی میں نہیں  
 نبی ﷺ کے در پہ خدا ناشناس آئے گا  
 ملیں گی ساری مراویں ہرے نبی ﷺ سے اُسے  
 جو اپنے لب پہ لیے التماس آئے گا

درِ نبی ﷺ سے پٹ آئے ہے مُراد کوئی  
کسی کے دل میں نہ ایسا قیس آئے گا

ہے طیبہ قرینہ 'افلام' آئے گا جو یہاں  
خدا 'گواہ' محبتِ اُساس آئے گا

جسے ذرا سا بھی احساسِ لُطفِ سرور ﷺ ہے  
لیے ہوئے وہ وجودِ پاس آئے گا

وہ ہو گا صدق کا داعی وہ ہو گا حق آگاہ  
مرے حضور ﷺ کا جو روشناس آئے گا

حواسِ غصہ میں تسکین پائے گا وہ فحش  
نبی ﷺ کے شر میں جو ہے حواس آئے گا

مجھے خبر ہے کہ پہلو میں دل نہیں لیکن  
نظر وہ طیبہ ہی کے آس پاس آئے گا

اُساس اُس کی مگر ہو گی محبتِ آقا ﷺ  
دلخ و دل میں جو فکر و قیاس آئے گا

نبی ﷺ کے در پہ یہ محمود سر کے بل چل کر  
بہ عاجزی و بعدِ اتماس آئے گا

## بیچ شرکار

مضبوط جس قدر ہو سرکار ﷺ سے تعلق  
اُٹتا ہی ہو گا اُن ﷺ کے اذکار سے تعلق  
دُنیا کی خواہشوں سے ہے گالگی ہے بہتر  
کر اُستوار شامِ ابرار ﷺ سے تعلق  
گُزری حیات اس کی 'دُنیا کی مفلتوں میں  
جس کا نہیں نبی ﷺ کے انوار سے تعلق  
تسلیم ہے رسالتِ سرکار ﷺ کی سبھی کو  
نُوحوں کا ہے ازل کے اقرار سے تعلق  
ہو جاگزیں محبتِ سرکار ﷺ کی دلوں میں  
ہوتا نہیں ضروری اظہار سے تعلق  
جو شخص اُمتی ہے سرکارِ وہ جہاں ﷺ کا  
رکھتا نہیں وہ ہرگز گرفتار سے تعلق  
دربارِ کبریا میں اُس کو ملے گی عزت  
رکھتا ہے جو نبی ﷺ کے دربار سے تعلق  
مجھ کو کسی بھی شے کی حاجت نہیں ہے باقی  
میرا رہا ہے اپنے غبارِ ﷺ سے تعلق

تے ہیں، روزِ محشر ہو کی بڑی تمازت

اپنا تو ہے نبی ﷺ کے دیدار سے تعلق  
 آقا ﷺ سے ہے علاقہ تو عاجزی ہے انجی  
 باقی نہ رکھ ذرا بھی پندار سے تعلق  
 آقا ﷺ سے میری نسبت کچھ اس طرح ہے ٹھہری  
 مغموم کا ہو جیسے غمِ خوار سے تعلق  
 ہر زائرِ مدینہ میرے لیے مُعَزَّز  
 اعزاز کا ہے میرا زُوار سے تعلق  
 سرکارِ ﷺ کے کرم کا سایہ رہا ہے مجھ پر  
 کبیت سے ہے نہ میرا رادبار سے تعلق  
 نعمتِ نبی ﷺ کی خاطر میرا بنا ہوا ہے  
 اللہ کے کرم سے اشعار سے تعلق  
 اُلفتِ نبی ﷺ سے ہونا ایسا کا ہے تقاضا  
 مگر ہو نہ یہ تو دیں کی اقدار سے تعلق ؟  
 مداح ہیں نبی ﷺ کے، ممکن نہیں ہمارا  
 ”دکھ سے“ مصیبتوں سے ”آزار سے تعلق  
 قائم خدا رکھے گا محمود میرے سر کا  
 اللہ کے نبی ﷺ کی ہزار سے تعلق

میں سرکارِ ﷺ

رسولِ پاک ﷺ کا محبوب ٹھہرا ایزداں واحد  
 حبیب اس کے بھی ہیں آخر شہرِ ہر اُفس و جاں واحد  
 جہاں اک رات تھے سرکارِ ﷺ بھی اور اُن کا خالق بھی  
 مقام ایسا ہے خالق کا حریم لامکاں واحد  
 تمازتِ حشر میں سورج کی جس دم چار سُو ہو گی  
 رسولِ پاک ﷺ کی رحمت کا ہو گا ساتباں واحد  
 پڑی ہو گی ہر اک کو اپنی اپنی یہ وہ دن ہو گا  
 قیامت میں نبی ﷺ ہوں گے شفیعِ عاصیاں واحد  
 دیرِ آقا ﷺ پہ کرنا ہی رہوں گا جُستہ فرسائی  
 مری تقدیر چکائے گا سبِ آستل واحد  
 کینت اور طماننت کی گر اُس کو ضرورت ہے  
 تو شرِ مُصطفیٰ ﷺ مُسلم کو ہے آرامِ جاں واحد  
 مری خواہش وہی طیبہ، تمنا بھی وہی طیبہ  
 زمیں پر جس کی مٹی ہو مٹی عرشِ آستل واحد  
 مدینہ کے علو مرتبت کا کیا ہو انداز  
 جہاں سرکارِ ﷺ ہیں وہ جا ہے رُحکِ لامکاں واحد



غرض اس سے نہیں مجھ کو کہل پر ہارِ رضواں ہے  
نہیں غلہِ مینہ کی ہے جب جنتِ نساں واحد

مینہ اُس کو کہتے ہیں اُسی کا نام ہے طیبہ  
مجتب کا ہے اک قریہ جو ذمیر آہل واحد  
مثل اُس کی بھی نامکن، نظیر ان کی بھی نامکن

رسولِ پاک ﷺ واحد ہیں جو ہے رہبرِ جہاں واحد

اسی توحید کی تبلیغ کی خاطر بنی ہر شے  
ایکے تھے جہاں مہمل، وہاں تھا میزبان واحد  
دردِ آقا ﷺ کے آہ پر اور ان کی آل پر بھیجو

ہے اس عزت کے قابل آپ ﷺ ہی کا خاندان واحد

مہمل تو خود خدا تک سلسلہ رحمت کا قائم ہے  
نہیں محمود ہی سرکار ﷺ کا اک شرحِ خواں واحد

## مرکزِ شکر

نہیں ہوں نبی ﷺ کا شیدا، اس میں نہیں ہے شبہ  
یہ ہے کرمِ خدا کا، اس میں نہیں ہے شبہ

جس جا پہ حاضری ہے خوش قسمتی کا باعث  
سرکار ﷺ کا ہے روضہ، اس میں نہیں ہے شبہ

طیبہ میں جس کسی نے جلوے خدا کے دیکھے  
آنکھیں ہیں اس کی رہتا، اس میں نہیں ہے شبہ

سرکار ﷺ جیسا کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا  
اُن کا نہیں تھا سایہ، اس میں نہیں ہے شبہ

بارِ مہا کا جھوٹا طیبہ سے جب بھی آیا  
پیغامِ زیست لایا، اس میں نہیں ہے شبہ

مرکزِ نخبوں کا سرکار ﷺ کا مینہ  
ہے لامکاں کا رستہ، اس میں نہیں ہے شبہ

شواہب ہے مینہ وصلِ نبی ﷺ کے باعث  
ہے ہجرِ پوش کعبہ، اس میں نہیں ہے شبہ

میرے حضور ﷺ کا ہے یہ قریہ مقدس  
ناظم ہیں اس کے حمزہ، اس میں نہیں ہے شبہ

فرماں جو ہے نبی ﷺ کا فرمان ہے خدا کا  
قرآن کا ہے دعویٰ، اس میں نہیں ہے شبہ

روئے ازل سے لے کر 'عشر تک چلے گا  
 سرکار ﷺ ہی کا سکہ' اس میں نہیں ہے 'شبہ  
 چودہ سو سال سے بھی قبل اُن کی عظمتوں کا  
 ہلکا بج رہا تھا ذلکا' اس میں نہیں ہے 'شبہ  
 آقا ﷺ کی عظمتوں پر خم گردنیں ہیں لیکن  
 جائز نہیں ہے سجدہ' اس میں نہیں ہے 'شبہ  
 عالم تمام اُن کے باعث ہوئے ہیں پیدا  
 آقا ﷺ کا ہے یہ صدقہ' اس میں نہیں ہے 'شبہ  
 جس سمت کو ہے مکہ' ہے جس طرف مدینہ  
 سورج اُور ہے 'جھلکا' اس میں نہیں ہے 'شبہ  
 اَلطافِ مُصطفیٰ ﷺ کا 'اکرامِ کبریا کا  
 محمود ہے شام' اس میں نہیں ہے 'شبہ

فیج سحر

کرتے ہیں جیسے نعت میں لفظ و ہیں راکھ  
 سب راز داں ہوں جمع' کریں ہم زہاں راکھ  
 'عالمِ نبی ﷺ پہ جن کو اُخوت کا دھیان ہے  
 وہ ہیں یہاں اکٹھے' کریں گے وہاں راکھ  
 سرکار ﷺ کی حفاظت ناموس کے لئے  
 'مسلم ہیں جس قدر' وہ کریں بے گناں راکھ  
 نعت و درود اس کو ہیں وجہ سلامتی  
 کر لیں گو آشیان کے لیے بجلیاں راکھ  
 میدانِ حشر کی جگہ طیبہ کی ہو فضا  
 جب شور کی ٹہنیں تو کریں ناگہاں راکھ  
 'من کر لہا' پاک نبی ﷺ سے اَنَا لَهَا  
 کر لیں گے ساری اُمتوں کے کارواں راکھ

روزِ نشور بھی ممکن ہوں مے اسی طرح  
جو ہیں درود خواں وہ کریں مے وہاں اکٹہ

وہ ہوں نہ ہوں کسی کے مگر ہیں دمرے شفیع  
کیسے کریں یقین اور وہم و گملاں اکٹہ

ہیں نعت خواں ملائکہ و انس جب تو ہے  
ہلائے فرشِ خاک و تر آسماں اکٹہ

میلاد کے مہینے میں طیبہ کو چل پڑیں  
گر ہو سکے تو میرے کریں رازِ دہاں اکٹہ

حلقے میں بیٹھ کر پڑھو سرکار ﷺ پر درود  
میرے غریب خانے پہ کر لو میاں اکٹہ

محمود جن کو اپنے پیغمبر ﷺ سے پیار ہے  
کیوں اس آس پاس نہیں کرتے یہاں اکٹہ

"اکٹہ" اکٹھے ہندی الاصل الفاظ ہیں۔ دہلی میں اسی طرح بولتے ہیں۔ پنجاب میں اور بعض  
دوسری جگہوں پہ "اکٹھا" اکٹھے بولتے ہیں۔ شاعر نے "اکٹہ" کو ردیف کے طور پر اس لیے بھی  
استعمال کیا ہے کہ یہی اچھا لگتا ہے۔ دہلی والے سے "اکٹھ" تو نہیں کہیں گے شاید مترادف کے  
طور پہ کوئی اور لفظ لانے کی کوشش کریں۔ پنجاب میں "اکٹہ" غلط نہیں۔

## ملیح شکر کار

ہوئی رہے مسلسل طیبہ میں باریابی  
یارب! تو اس سفر کو مجھ کو بنا دے علوی

دیتا رہوں سدا میں اُن کی عظمتوں کو  
تجلیں ہیں نبی ﷺ کے جنتِ تلک کے ساتھی

میں منتظر رہوں گا رحمتِ سرائیوں پر  
روزِ نشور مجھ سے آقا ﷺ اگر ہوں راضی

شعر و سخن کی غایت اور مدعا یہی ہے  
جب بھی لکھی ہے میں نے نعتِ رسول ﷺ لکھی

آنکھوں پہ نور چھایا آیا سُورِ دل میں  
پسے پل جو مٹی طیبہ کی میں نے دیکھی

پہنچے ہیں کام میرے اُن کی وسعتوں سے  
فضلِ خدا ہے مجھ پر کرتا ہوں ہمتِ پتلی

اس کے سوا الٰہی دل میں نہ آرزو ہو  
یہ نعت گوئی مجھ کو ہو وجہِ نیک نامی

مجھ کو بلائیں آقا ﷺ ہر سال اپنے در پر  
حاصل ہو مجھ کو اپنی قسمت کی ارحمندی

یہ بھی کرم خدا کا مجھ کو بتایا انہاں  
امت میں ہوں نبی ﷺ کی اعزاز ایک یہ بھی

آقا ﷺ کا حیدر بہتر فائق ہے ہر زمان سے  
سرکار ﷺ نے کہا ہے خَیْرُ الْقُرُونِ قُرْنِیْ  
جو روز و شب گزارے اُن پر درود پڑھتے  
خوش بخت ہے وہ بندہ اس کا مقام عالی  
سارے علوم حق نے اُن کو عطا کیے ہیں  
یہ راز ہے کہ پھر بھی کہتا ہے اُن کو "مسیح"  
ران کا کہا ہے اُس کا ران کا کہا ہے اُس کا  
جو ہے اشارتوں میں وہ بات میں نے کبھی

یاد رہا! طفیل سرور ﷺ کر دے عطا سمجھوں کو  
شہر فی ﷺ کی امت مجھ کو ملی ہے جیسی  
دولت سرائے آقا ﷺ پہ بھیک مانگتا ہوں  
میں صرف اُن کے در کا محمود ہوں بھکاری

ملک مسرکار

سرکار ﷺ نے جو بات کی ہرگز نہ تھی غلط  
طاغوت کی جو بات تھی ثابت ہوئی غلط  
بے دیر طیبہ مجھ کو ملی جو خوش غلط  
بے عشق طیبہ آنکھ میں ہو جو نمی غلط  
گر ہو نہ آشنائی تو قیر مصطفیٰ ﷺ  
خود آگئی فریب خدا آگئی غلط  
ماتا راک ایک بات کو حج دشمنوں نے بھی  
اک بات بھی نہ آپ ﷺ کی ثابت ہوئی غلط  
اُن کے قصورات سے توحید کا نشان  
اُن کا نہ واسطہ ہو تو ہے بندگی غلط  
رکھتی نہ ہو جو خواہش دیر دیار پاک  
گر یہ ہوائے شوق چلی تو چلی غلط  
طیبہ میں پا رہا ہوں مسلسل حیات تو  
سب بے کسی غلط ہے مری بے بسی غلط  
جب تک رکھا گیا نہ دیر ﷺ کا ذکر خیر  
جو بات کی وہ جھوٹ تھی اور جو سنی غلط  
مٹی میں آقا ﷺ مل گئے؟ اللہ کی پنہ !  
جس نے بھی کی ہے بات یہ کی ہے بڑی غلط  
ملک بھی اپن یہ ہے تو ایمان بھی یہی  
محمود نعت کے سوا سب شاعری غلط

## مدح سرکار

فیر آقا ﷺ کا جو ہے "میرا غیر" اُن کا جو ہے "میں ہے اپنا غیر"  
 اُن کو ایسی ملی ہے بیکل خود بنا اُن کا اپنا سلیہ غیر  
 رحمت و بخشش و کرم کے لیے ایک ہیں اُن کے آگے "اپنا" غیر  
 اُن کو اپنا آپ ﷺ نے جو تھے قابل و دھڑل حزہ "غیر"  
 وہ تو رحمت ہوئے ہر اک کے لیے جیسا اُن کو ہے اپنا "ویسا غیر"  
 بن کے سرکار ﷺ کا "وہ لوٹ آو" ان کے دروازے پر جو آیا غیر  
 جس کے اپنے نہیں جبیر خدا ﷺ اس کا ماضی و حال و فردا غیر  
 دیکھتا کیا بڑا خدا نے انہیں کوئی ہوتا جو وقت راترا غیر  
 جب سے اپنا لیا ہے طیبہ کو مجھ کو گنتی ہے ساری دنیا غیر  
 نہ رہا غیر بن گیا اُن کا در آقا ﷺ پہ جو بھی آیا غیر  
 جو ہے آقا ﷺ کا "میرا اپنا ہے جو نہیں اُن کا" وہ ہے میرا غیر  
 نام آقا ﷺ پہ جو پڑھیں نہ درود میں نے ایوں کو دل سے سمجھ غیر

مجھ پہ محمود فضل آقا ﷺ ہے  
 سُبْحٰنَ الْقَوْلِ میرا جھوٹا غیر

## مدح سرکار

مخترم اپنے ٹھہرے چوپائے  
 طیبہ میں رہنے والے چوپائے  
 جن کے دل میں نہ ہو خیال نبی ﷺ  
 کیس بہتر ہیں اُن سے چوپائے  
 لطف آقا ﷺ کے ہیں تصرف میں  
 آدمی کی طرح سے چوپائے  
 آقا ﷺ اُن کے لیے بھی رحمت ہیں  
 جتنے دنیا میں آئے چوپائے  
 دکھ بتانے نبی ﷺ کو آتے تھے  
 کس طرح مگر تے پڑتے چوپائے  
 جو تھے عبد رسول اکرم ﷺ میں  
 کتنے اچھے وہ ہوں گے چوپائے  
 جو نبی ﷺ پر درود پڑھتے تھے  
 دیکھے لوگوں نے ایسے چوپائے

جن پہ آقا ﷺ ہرے سوار ہوئے  
 کتنے خوش بخت وہ تھے چوہائے  
 جو تھے ماثور حق تعالیٰ سے  
 خدا 'وہ نبی ﷺ کے چوہائے  
 مرحبا' راہن 'آؤغ' اے سلسلہ ۳  
 تو نے آقا ﷺ کے دُعوے چوہائے  
 کیا یہ کم ہے کہ ہیں وہ طیبہ کے  
 یوں تو ایسے ہیں جیسے چوہائے  
 فِج گئے ہیں تو اُنّت رفیعہ سے  
 بہ عمل و رشہ بنتے چوہائے  
 اُن پہ محمود کیوں نہ رشک کرے  
 قریہ 'مُصطفیٰ ﷺ کے چوہائے

### فیلح سیرکار

جہاں پہ جو چھائے ہیں رحمت کے ہاں  
 دبیر ﷺ کے دم سے ہیں رحمت کے ہاں  
 کھلا مجھ پہ 'اے ہیں طیبہ سے سارے  
 جو ہر شت اُٹھے ہیں رحمت کے ہاں  
 نبی ﷺ کے کرم ہی سے ہستی ہے ان کی  
 کہ شفقت کے نقشے ہیں رحمت کے ہاں  
 کرم کا اگر دائہ نقیض پا ہے  
 تو گیشو کے حلقے ہیں رحمت کے ہاں  
 جو فرہان اُطْلَح رانی ہے اُن کا  
 تو عاصی کے اپنے ہیں رحمت کے ہاں  
 یہ بھیجے ہیں آقا ﷺ نے اپنے کرم سے  
 ہر اک جا پہ برسے ہیں رحمت کے ہاں  
 جُدائی میں اُن ﷺ کی جو اُٹھتی ہیں آہیں  
 اُنہی سے تو بنتے ہیں رحمت کے ہاں  
 کہیں اور مل جائیں ممکن نہیں ہے  
 جو طیبہ میں ملتے ہیں رحمت کے ہاں



ہوا مستفید ایک راکِ قریب ان سے  
 کہ ہر جا سے گزرے ہیں رحمت کے ہاں  
 کیا ہے جمع جہاں بھر نے ان سے  
 جہاں بھر میں گھوٹے ہیں رحمت کے ہاں  
 نگاہوں میں میری 'نگائے ہیں ڈیرے  
 کہیں آ کے ٹھہرے ہیں رحمت کے ہاں  
 نبی ﷺ کے مگر سے یہ آئے ہیں سارے  
 خدا نے جو بھیجے ہیں رحمت کے ہاں  
 میں محمود کب سے انہیں جانتا ہوں  
 یہ سارے نبی ﷺ کے ہیں رحمت کے ہاں

## مدحِ سرکارِ

جب ہوا سرکار ﷺ کے رونے کا در اپنے قریب  
 ہو گیا ہے شبہِ حُسنِ معتر اپنے قریب  
 ہم خدائے اُمّ یزین کے ہوں گے قربت آشنا  
 جب کریں گے ہم کو وہ خیر ابشر ﷺ اپنے قریب  
 کر لے طے فاصلے افلاک و جنت کے وہیں  
 گنبدِ اختر کو میں نے دیکھ کر اپنے قریب  
 ہم کو مل جائے گی دولتِ شفقت و اخلاص کی  
 ہے حقیقت کا جو حُسنِ معتر اپنے قریب  
 میں دعا کرتا ہوں جب بھی پڑھ کے آقا ﷺ پر درود  
 پاتا ہوں اُس وقت اُمیدِ اثر اپنے قریب  
 دس کے اندر تک رسا ہیں قبرِ اختر کے رنگ  
 نور کیا شے ہے جو ہو گی اس قدر اپنے قریب  
 آپ ﷺ کے جب یاد آئے ہیں کرم اور التفات  
 ہو گئی ہے منزلِ قلب و نظر اپنے قریب  
 کیا تعلق کیسی اپنائیشیں ظاہر ہوئیں  
 کر لیے حضرت ﷺ نے بُو بکرؓ و عمرؓ اپنے قریب

سل میں اک بار جاتا ہوں مدینے کو، مگر  
میں نے پلا ہے اُسے شام و سحر اپنے قریب

دُورِ مَنَیْل کا جی کو خوف رہتا ہی نہیں  
طیبۂ اقدس کی ہو جو وہ گزر اپنے قریب

کیا رسائی ہو گئی میری درِ سرکار ~~میں~~ تک؟

کیوں نظر آتی ہے ہر حدِ نظر اپنے قریب

نورِ پاکِ مُصَلِّی ~~میں~~ مجھ پر ضیا اُلکُن ہوا

دیکھتا ہوں کچھ سے شمس و قمر اپنے قریب

استفادہ سیرتِ سرکار ~~میں~~ سے کرتا رہوں

نعت کے مجھوے رکھوں غمِ بحر اپنے قریب

ہم بڑھا لیں گے دُورِ پاک کی تعداد کو

ہو گا جب میزان و محشر کا خطر اپنے قریب

ساتھ نکلیں گنبدِ آخضر بھی ہو گا قبر میں

جو رکھا محمود میں نے غمِ بحر اپنے قریب

## عجزِ مدحت

(۳۳- اشعار)

میں اور میری مدح سرائی کی حیثیت؟

میرے خدا نے آپ سراپا حضور ~~میں~~ کو

ماں باپ پر بھشت اور دلورخ کا ہے ہمار

کیا بصدقِ دل سے آپ نے پلا حضور ~~میں~~ کو؟

سرکار ~~میں~~ سے نہ رہیں میں محبت کا ذکر ہو

میں شعر اُس کلام کو گردانتا نہیں

علم اُس غریب کے نہیں پہنکا قریب بھی

اللہ کے حبیب ~~میں~~ کو جو جانتا نہیں

اُس کے لیے کھلا ہے درجہِ خطاب کا

جو قبر میں حضور ~~میں~~ کو پہچانتا نہیں

انسانیت پہ اُن ~~میں~~ کے جو اصل نہ مان لے

انسان اپنے ~~میں~~ کو نہیں مانتا نہیں

نتیجہ اس قدر ہے، غور جب کرنا ہوں میں خود ~~میں~~

کرم آقا ~~میں~~ کا ہے میرے نفس کی تہ و ثنہ میں

سلام آقا ~~میں~~ کی خدمت میں تو میں ویسے بھی کرتا ہوں

جواب اُس کا نہیں ہے جو سزا پلا تشدد میں

جس کی طرف ہوا ہے محبت کا بارگاہ

کعبہ ہوا یا شہرِ نبی ~~میں~~ کی گل ہوئی

ہے ساتھ ہی پھر حضور ﷺ کی فضل میں  
 سلجے میں ہے جو میری حقیت و علی ہوئی  
 مدد و نور ہو گا وہی چہرہ تمناک  
 خاک و حضور ﷺ ہو جس پر کلی ہوئی  
 مجھ کو عطا ہوئی ہے تہائے نصرت پاک  
 تنویر التفاتِ نبی ﷺ کی پکی ہوئی  
 اُس پر تارِ راتیں دونوں جان کی  
 یادِ نبی ﷺ میں کل جو مجھے ہے کلی ہوئی

پائے گا سرمایہ اُکھاف و اکرام آپ ﷺ سے  
 تے گا جب طالعِ صف و کرم پیشِ نبی ﷺ  
 رکھ توغ پرشِ رحمت کی اُس درگاہ سے  
 حاضری میری ہو گر ہا چشمِ غمِ شکرِ نبی ﷺ  
 دیکھتے ہی دیکھتے مٹے ہیں کیسے دیکھ لے  
 کر ہیں اپنے بھی ہرج و مرجِ نبی ﷺ  
 اے مہرہ مالکِ حقیت سے پہنا اس طرح  
 معصیت کا میری رکھ لیتا مجرمِ شکرِ نبی ﷺ

مقدم رکھ مہرے آقا ﷺ کی سیرت  
 کر اپنی روح کے تارِ بدن کو  
 پہنچ جائے گا جو آقا ﷺ کے در تک  
 وہی ملے گا لطفِ دُعا لعل کو  
 با رہتا ہے جس کے دل میں طیب  
 وہ کی خاطر میں لائے گا سخن کو  
 یہ ہے نصرتِ نبی ﷺ چنے سنبھل کر

یہاں تنبیہ ہے اہل سخن کو  
 نہ ہو میرے نبی ﷺ کا ذکر حس میں  
 میں ویرانہ کوں اُس اچھن کو  
 نبی ﷺ کے نام پر جاہل کیا ہے  
 نہ دل سے کس لیے جاؤں وطن کو  
 رشیدِ نعت گوا ازراہِ مدحت  
 بوجہ لوگوں تک فیضِ سخن کو

بصرف اُن کے واسطے اُن کی رضا کے واسطے  
 کہہ کر اپنے مُصلحتِ نبی ﷺ کے ذکر کو بلا کیا  
 ذالِ دلِ لطف و کرم کی پاک نظر سرکارِ نبی ﷺ نے  
 میری فردِ معصیت کو یوں بے و بلا کیا  
 جب خدا مُعصیٰ نبی الانبیاء ﷺ تبارک ہوئے  
 شکرِ خالق اُس نے مجھ کو ملانے والا کیا

سرخِ نبی ﷺ کی دل سے جو تانیہ ہو گئی  
 پہنچی یہ بات روح کی گمراہیوں تک  
 مالک ہیں مجھ سے بڑھ کے مری جان کے حضور ﷺ  
 محبوب ہیں خدا کے نہیں اس میں کوئی شک  
 یہ فضل تھا عظیم تھا جو آپ پر ہوا  
 سرکارِ نبی ﷺ کو کہا جو خدا نے وَعَلَمَکَ

اک ایک گل میں یہاں رنگ و بوئے مبر و رضا  
 حضور ﷺ کا ہے جو بُستان ہے بوستانِ قلیب  
 قدم حضور ﷺ کے طائف میں اس طرح اُٹھے  
 کہ جیسے دل میں چلی آئے کشانِ قلیب

حدیث جو بھی پڑھی، مل گیا سکوں آقا ﷺ  
اک ایک حرف ہوا آپ ﷺ کا بیان کلیب

حضور ﷺ! آپ کی رحمت ہے ہر کسی پر محیط  
لغو کُلف و کرم سب کی ہے بسی پر محیط  
قُدوت آپ ﷺ کی اُس دقت تھی کہ کچھ بھی نہ تھا  
رسالت آپ ﷺ کی ہے تدبیر آخری پر محیط  
نظر ہو آپ ﷺ کی تو ہے اثر جہاں کے ستم  
کرم ہے آپ ﷺ کا ہر نگہ بخشی پر محیط  
جو ہو قبول در سرورِ دو عالم ﷺ پر  
وہ ایک نعت، جہاں بھر کی شاعری پر محیط

گدائے از گدایانِ نبی ﷺ ہوں  
غلامے از غلامانِ محبت  
سیدے بکلوں پہ ہیں یارِ نبی ﷺ کے  
جو ہے دل میں چراغِ محبت  
خیر اُس سے مرا گوندھا گیا ہے  
مرا ایمان ہے ایمانِ محبت  
تغافل میں آہنگ تو ہے منہ نبی ﷺ کا  
کردار جو ہے، اُس میں بھی ہو رنگِ وفا کچھ  
محمود کے نعت پہ لبِ روزِ قیامت  
”سرکارِ ﷺ عطا آج ہو مجھ کو بھی حصہ کچھ“

اُسوہ کمال شہنشاہِ مہربان ﷺ کا ہوا  
قیل قلیل تقلید کردارِ رفیع المرتبت

اس میں کچھ شبہ نہیں، جان و دل محمود پر  
لُطف فرماتے ہیں سرکارِ رفیع المرتبت ﷺ

تذکارِ خیر ﷺ ہے دمرے لُطف کا حاصل  
کلوں کو دمرے، نعت لگی حُسنِ سہمت  
سرکارِ ﷺ کی جو بات پڑھی، رُوحِ بیاں تھی  
سرکارِ ﷺ کی جو بات سُنی، حُسنِ سہمت

حاجت طلب کی ہے، نہ ہے موقعِ سوال کا  
منکوں کی جھولیوں تلک خُود ہی رسا ہے فیض  
دریوزہ گر زلفہ ہوا اُس کے سامنے  
اپنے کرم آقا ﷺ سے جو لے رہا ہے فیض  
اُس پر چلو تو زندگی جنت سے کم نہیں  
میرے حضورِ پاک ﷺ کا جو نقش پا ہے فیض

لی فلاح اُسے بھی، وہ کامیاب ہوا  
کسی نے لی اگر اُن ﷺ کے غلام کی چوکھٹ  
میں بھی نور وہاں بھی فلاحِ یاب ہے وہ  
پکڑ کے رکھے جو اُن ﷺ کے نظام کی چوکھٹ

پاں کی مٹی روگِ جسموں کے بھی کر دیتی ہے دور  
دافعِ امراضِ روحانی جو شیرِ نور ہے

یہ فردِ اعلیٰ جو اُحاب لے گی  
”میرے خیر ﷺ کی کلِ روا ہے“

دولتِ نور ثروت سے واسطہ نہیں اس کا  
نعت کی جو ہے محفل، محفلِ محبت ہے

## شاعر کے مجموعہ ہائے نعت

- ۱۔ وَرَقَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (۱۹۸۲ء تا ۱۹۹۳ء) (تین ایڈیشن)  
۲۲ حمدیں ۳۷ نعتیں اور ۳۷ مثنویات ۳۷ صفحات
- ۲۔ حدیث شوق (۱۹۸۲ء تا ۱۹۸۶ء) (تین ایڈیشن)  
۷۸ نعتیں ۱۷۶ صفحات  
منشور نعت ۱۸۸
- ۳۔ نعت کی دنیا میں فردیات کا پہلا مجموعہ (اُردو اور پنجابی فردیات) ۱۷۶ صفحات  
سیرت منقولہ - قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت النبی ﷺ  
شروع میں "اُردو میں منظوم سیرت کی تاریخ" کے موضوع پر تحقیقی مقدمہ - صدر  
ﷺ کے بے جمع کا عظیمی صنف استعمال کیا گیا ہے - ۱۹۹۳ء تا ۲۰۰۸ء صفحات
- ۴۔ ۹۲ (نعتیہ قطعات) ۱۹۹۳ء - "عناصر کی تعداد" کے عنوان سے مقدمہ - ص ۳
- ۵۔ شہرِ کرم - ۱۹۹۶ء - دنیا کے شعری ادب میں کسی شاعر کا پہلا مجموعہ نعت جس کا ہر شعر  
مدینہ منورہ کی تعریف میں ہے - شہرِ کرم کی ۱۹ نذر (۴۲ رنگا) تصاویر - ۱۹۲ صفحات
- ۶۔ مدح سرکار ﷺ - ۱۹۹۷ء - شاعر کا ساتواں اُردو مجموعہ نعت جس میں  
۳۳ نعتیں اور ۳۳ نعتیہ اشعار ہیں - ۲۸ صفحات
- ۷۔ نعتیہ دیوانی - ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء  
پنجابی کا پہلا نعتیہ دیوان جسے ۱۹۸۸ء میں صدیقی ایوارڈ دیا گیا - ۳۳ نعتیں - پنجابی کا واحد  
مجموعہ نعت جس میں حضور ﷺ کے بے جمع کا عظیمی صنف استعمال کیا گیا ہے -  
۳۳ صفحات
- ۸۔ حق دی تائید - شاعر کی پہلی پنجابی اُردو کوش ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی  
منظومات - ۱۹۹۵ء تا ۲۰۰۰ء صفحات - (اس میں ۱۹ نعتیں بھی ہیں)

میں ہوں نعت گو اُن ﷺ کا جس لیے معزز ہوں

اعتبار پلا ہے اعتبار آقا ﷺ سے

نگاہ و دل و روح میں بھانک بیٹا

چڑھا ہے عقیدت کا اک رنگ پختہ

کبھی ٹوٹ جائے؟ یہ ممکن کمال ہے!  
تعلق ہے سرکار ﷺ کے سنگ پختہ

مجھ کو شہید در آقا ﷺ پہ پذیرائی دے

میرے ہونٹوں پہ ہمہ وقت کفن طیبہ کا

بعدِ مہرون یہ تمنا ہے خدایا! میری  
مٹی طیبہ کی لیے مجھ کو کفن طیبہ کا

مرے سرکار ﷺ کے در پہ جو دیکھو

مقدور آزمائوں کی کلی بھیڑ

نبی ﷺ مشکل کشائی کے لیے ہیں

جو روزِ حشر اُمت پر پڑی بھیڑ

حضور ﷺ! اک بار پھر کر دیں منظم

مسلسل ہیں؟ نہیں - یہ ہے ہنری بھیڑ

تویر آقا ﷺ سے روشنی مانگو

دل کے اندر اگر اندھیرا ہے



## راجا رشید محمود کے مرقبہ انتخابِ نعت

مدیرِ رسول ﷺ۔ انتخابِ نعت جس میں شامل نعتیں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتوں کے طلبہ و طالبات کی ذہنی استعداد کو پیش نظر رکھ کر منتخب کی گئی ہیں۔ پہلے حصے میں اے دوسرے میں ۸۴ نعتیں ہیں۔ صفحات ۱۹۸۔ ناشر: پنجاب فیکسٹ بک بورڈ لاہور۔ ۱۹۷۳ء

نعتِ خاتم المرسلین ﷺ۔ حروفِ حقی کی ترتیب سے شعرا کی نعتیں شامل انتخاب ہیں۔ مطبوعہ لاہور۔ صفحات ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۹۴

نعتِ کائنات۔ اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم نعتیہ انتخاب۔ مبسوط تحقیق مقدمے کے ساتھ۔ ۱۰۲۔ نعتیہ منظومات۔ ۸۶۱ صفحات۔ بڑا سا سائز۔ چار رنگی طباعت۔ ناشر: جنگ، پبلشرز لاہور۔ ۱۹۹۳ء

نعتِ حافظ۔ حافظِ پہلی ہجرتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب۔ شروع میں کئی صفحات پر مشتمل مقدمہ۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۸

قلزمِ رحمت۔ امیرِ مٹائی لکھنؤ کی نعتوں کا انتخاب۔ ۸۰ نعتیں۔ امیرِ مٹائی کے فنِ نعت گوئی پر تحقیقی مقدمہ۔ صفحات ۹۶۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۷ء

### ماہنامہ ”نعت“ میں شامل انتخاب

نعت کیلئے؟ ”مدینۃ الرسول ﷺ، میلاد النبی ﷺ، معراج النبی ﷺ، لا کھوں سلام، درودِ سلام، نعتیہ مسدس، نعتیہ رباعیات، آزاد نعتیہ نظم، خمینیس، سرپائے سرکار ﷺ، نعتِ ہی نعت، نور علی نور، استغاثے، سرکار ﷺ کے لیے لفظ ”آپ“ کا استعمال کے موضوعات پر اور ضیاء القادری، بدایونی، حسن رضا بریلوی، آزاد یکتا، غریب سارنہوری، مستار دہلوی، بہزاد لکھنؤی، محمد حسین فقیر، اختر الممدی، شیوا بریلوی، جمیل نظر، بے چین رجپوری، کفایت علی کلانی، بھویر میرٹھی اور لطف بریلوی کے نعتیہ کلام کا انتخاب ماہنامہ ”نعت“ کے خاص نمبروں کی حیثیت سے شائع ہوا۔

## راجا رشید محمود کا نعت کے موضوع پر تحقیقی کام

### پاکستان میں نعت

فہرست مندرجہ ذیل یہ ہے:

- نعت کیا ہے؟ ○ برصغیر میں نعت گوئی کا فروغ ○ قیامِ پاکستان کے بعد نعت ○ پاکستان میں مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت ○ جن کے مجموعے ابھی طبع نہیں ہوئے ○ انتخابِ نعت ○ جرائد کے نعت نمبر ○ نعت سے متعلق جرائد ○ رسائل و جرائد کے رسول ﷺ نمبر ○ نعت کے موضوع پر کیا کیا کام ○ نعتیہ مشاعرے ○ نعتِ خزانہ ○ نعتِ ابوالوار ○ پاکستان میں فروغِ نعت کے اسباب ○ نعت کے موضوعات ○ پیشی شروع ○ نعت کے آداب ○ نعت پر تنقید کی ضرورت ○ علاقائی نعت

اس کتاب کی ترتیب و تدوین کے لیے ۸۳۸ کتابوں اور رسائل و جرائد کے ۲۶ خاص نمبروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

صفحات ۲۲۲

### نعت سے متعلق مزید تحقیقی کتب

- ☆ غیر مسلموں کی نعت گوئی (۲۲۸ صفحات) ۱۹۹۳
- ☆ خواتین کی نعت گوئی (۲۳۲ صفحات) ۱۹۹۵
- ☆ نعت کیلئے؟ (۱۳۱ صفحات) ۱۹۹۵
- ☆ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد اول (۳۰۸ صفحات) ۱۹۹۶
- ☆ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد دوم۔ (۳۰۰ صفحات) ۱۹۹۷



راجا رشید محمود کی ادارت میں

جنوری ۱۹۸۸ء سے جاری

ماہنامہ ”نعت“ لاہور

کاتعارف

☆ ہر شمارہ کم از کم ۳۳ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔

☆ ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر ہوتا ہے۔

☆ خصوصی اشاعتوں کی ضخامت ۲۲۳ صفحات یا چار سو سے زائد صفحات ہوتی ہے۔

☆ بفضلہ تعالیٰ ماہنامہ ”نعت“ کے اجرا سے آج تک کوئی اشاعت التوا کا ذکر نہیں ہوئی۔

☆ ۸۵۰ صفحات پر ”غیر مسلموں کی نعت گوئی“ ۳۳۶ صفحات پر ”خواتین کی نعت گوئی“ ۸۹۶

صفحات پر ”درو و سلام“ ۲۲۳ صفحات پر ”لاکھوں سلام“ ۳۳۸ صفحات پر ”میلاد

النبی ﷺ“ ۵۶۰ صفحات پر ”شہیدان ناموس رسالت ﷺ“ ۳۳۶ صفحات پر

”مدینہ النبی ﷺ“ ۳۳۶ صفحات پر ”معراج النبی ﷺ“ ۳۳۸ صفحات پر

”رسول ﷺ نمبروں کا تعارف“ ۳۳۸ صفحات پر ”آرود کے صاحب کتاب نعت

گوؤں“ کا ذکر۔۔۔۔۔ اور بہت سے دوسرے موضوعات پر اتنا اور ایسا مواد تحقیق و تفحص

کے ذریعے مرتب کر دیا گیا ہے کہ مستقبل میں نعت یا سیرت پر کام کرنے والوں کی کامیابی ماہنامہ

”نعت“ کے مطالعے کے بغیر ممکن نہیں ہوگی۔

☆ بہت سے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے اس لیے شعراء نعت اور مرتبین کتب نعت اپنی

تصانیف و تالیفات ماہنامہ ”نعت“ کے دفتر میں ارسال فرمائیں تاکہ ان کی کوششوں کا ذکر بھی

ہو تا رہے۔

ناشر

اختر کتاب گھر

اعظم منزل - نیو شاد مار کالونی - ملتان روڈ - لاہور - کوڈ ۵۴۵۰۰۰ فون: ۷۳۶۶۸۳

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

1- وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۱۹۷۷-۱۹۸۱-۱۹۹۳ (صفحات ۱۳۶)

2- حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت) ۱۹۸۲-۱۹۸۴-۱۹۸۶ (صفحات ۱۷۶)

3- منشور نعت (آرود ہائیلی فردیات) ۱۹۸۸ (صفحات ۱۷۶)

4- میر حسن منظوم (بصورت قطعہات) ۱۹۹۲ (صفحات ۱۲۸)

5- ”92“ (نعتیہ قطعہات) ۱۹۹۳ (صفحات ۱۱۲)

6- شہر کرم (مدینہ طیبہ کے بارے میں نعتیں) ۱۹۹۵ (۱۹۲ صفحات)

7- مدتیہ سرکار ﷺ ۱۹۹۷ (۱۲۴ صفحات)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

8- اہل دی آل (مدارائی ابو ارڈ یافتہ) ۱۹۸۵-۱۹۸۷ (۱۲۴ صفحات)

9- حق دی تائید - ۱۹۵۶ (صفحات ۸)

تحقیق نعت

10- پاکستان میں نعت - ۱۹۹۴ (۲۲۴ صفحات)

11- غیر مسلموں کی نعت گوئی - ۱۹۹۴ (۴۰۰ صفحات)

12- خواتین کی نعت گوئی - ۱۹۹۵ء (۴۳۶ صفحات)

13- نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۵ (۱۱۲ صفحات)

14- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا - اول - ۱۹۹۶ (۴۰۸ صفحات)

15- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا - دوم - ۱۹۹۷ (۴۰۰ صفحات)

انتخاب نعت

16- مدح رسول ﷺ - ۱۹۷۳ (۱۹۸ صفحات)

17- نعت قائم الرحمن ﷺ - ۱۹۸۲-۱۹۸۸-۱۹۹۳ (۱۶۴ صفحات)

18- نعت حافظہ (ماتلا پہلی جہت کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ (۲۷۶ صفحات)

19- قلوب رحمت (اتیرہائی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ (۹۶ صفحات)

20- نعت کائنات (امثالہ سخن کے اعتبار سے عظیم انتخاب) مشروط تحقیقی مقدمے کے ساتھ - جگہ

پبلشرز کے زیر اہتمام - چار رنگ طبعیت - ۱۹۹۳ - (۸۱۵ - ۸۱۶ سائز)

21- ماہنامہ ”نعت“ کی اشاعت کے ساڑھے آٹھ برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے شعراء

نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ ماہنامہ ”نعت“ اب تک ۱۴ ہزار سے زائد صفحات شائع

کر چکا ہے۔

## اسلامی موضوعات پر کتابیں

- 22- احادیث اور معاشروہ - 1986، 1987، 1988 (معارف میں بھی چھپیں) صفحات 192  
23- ماں باپ کے حقوق - 1985، 1993 (صفحات 112)  
24- بھروسہ (تدوین) 16 مضامین، 49 منظومات - 1988 (صفحات 224)  
25- میلاد النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین، 80 میلادیت لکھیں - 1988 (صفحات 236)  
26- مدینۃ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین، 57 منظومات - 1988 (صفحات 224)

## تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

- 27- اقبالؒ و احمد رضاؒ، بدست گران پیغمبر ﷺ - 1977، 1979، 1982 (مکتبہ ) (صفحات 112)  
28- اقبالؒ، قائد اعظمؒ اور پاکستان - 1983، 1987 (صفحات 160)  
29- قائد اعظمؒ - - - - - افکار و کردار - 1985 (صفحات 160)  
30- تحریکِ اہمیت 1920 (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) 1982، 1986، 1994 (صفحات 464)

## مزید کتابیں

- 31- میرے سرکار ﷺ - 1987 (صفحات 144)  
32- حضور ﷺ اور سچ - 1993 (صفحات 112)  
33- تعمیرِ عالمین اور رحمت اللعالمین ﷺ - 1993 (صفحات 256)  
34- درود و سلام - 1993، 1994، 1995، 1997 (آئندہ ایڈیشن چھپے) صفحات 128  
35- قرطاسِ محبت (حبیب رسول ﷺ کے مظاہر) 1992 (صفحات 144)  
36- سفرِ سعادت منزلِ محبت (سفرنامہ حجاز) 1992 (صفحات 224)  
37- راجِ دلا رہے (بچوں کے لیے نظمیں) 1985، 1987، 1991 (صفحات 96)  
38- میلادِ مصطفیٰ ﷺ - 1991 (صفحات 48)  
39- عظمتِ تاجدارِ نبوت ﷺ - 1991 (صفحات 32)  
40- منظومات (فتنیں، مناقب، نظمیں) 1995 (صفحات 160)  
41- دیارِ نور - (سفرنامہ حجاز) 1995 (صفحات 112)  
42- حضور ﷺ کی علامتِ کرم - 1995 (صفحات 256)

## قراچہ

- 43- انصاف لکھنؤ - جلد اول و دوم (از علامہ سید علیؒ) 1982  
44- فتوح الغیب (از حضرت غوثِ اعظمؒ) 1983  
45- تعمیرِ الرزاق (منسوبہ امام سیرینؒ) 1982  
46- نظریہ پاکستان اور نصابِ کتب (تدوین و ترجمہ) 1971

ماہنامہ ”نعت“ لاہور

جنوری ۱۹۸۸ء سے باقاعدہ اشاعت

ہر شمارہ ۳۳ صفحات

ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق

دیدہ زیب کتبیت اور کمپوزنگ

معیاری طباعت

نامور ادیب، معروف نعت گو شاعر اور ممتاز محقق راجا رشید محمود کی

ادارت

ہر شمارہ نعت یا سیرت کے موضوع پر گر انداز تالیف

آئندہ کے لئے

سال میں تین خصوصی اشاعتیں (چار چار سو صفحات سے زائد)

قیمت فی شمارہ پندرہ روپے۔ زر سالانہ دو سو روپے

قیمت اشاعت خصوصی: ۶۰ روپے

راجا اختر محمود

اظہار منہل۔ مسجد شریعت نمبر ۵۔ نئے شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰

فون: ۷۴۶۳۶۸۳